عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۱ تا ۲۷/شعبان ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳/اکتوبر ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۲۱

قیمت ۸ روپے

عالم اسلام پر میڈیا کی یلغار

قادیانیت نوازی ملک کی سالمیت کے لئے سنگین خطرہ ہے

چناب نگر میں منعقدہ ۲۲ ویں ختم نبوت کانفرنس کی خصوصی رپورٹ

خطرے کا زمانہ

حکمرانی کا ایک انداز

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی:

س:...... ہمارے ہاں ایک صوفی پیر ہیں، ایک دن انہوں نے مجھے اور میرے دوست سے کہا کہ ایک خوبصورت لڑکی ہو جس سے ایک لڑکا محبت کرتا ہو اور آپ بھی اس سے محبت کرنے لگیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ہم نے کہا انجام لڑائی اور دشمنی، تو وہ کہنے لگا کہ ظاہر ہے کہ جو لڑکی سے محبت کرتا ہے وہ کیونکر چاہے گا کہ میری محبوبہ سے کوئی محبت کرے، پھر وہ کہنے لگا کہ تم اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہیں اور جب تم نبی علیہ السلام سے محبت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارا دشمن ہو جائے گا، وہ کیسے چاہے گا کہ میری محبت سے کوئی دوسرا محبت کرے اس کے باوجود بھی اگر بندہ نہ مانے تو اللہ تعالیٰ کافی سزائیں دیتے ہیں، اگر کافی سزائیں سہنے کے بعد بھی بندہ اپنے نبی سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے بندے کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں یعنی خدا بندے کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ یہ انسان درحقیقت کن عقائد کا حامل ہے؟

ج:...... یہ صوفی جی بے علم اور ناواقف ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ہم محبت کریں تو خدا تعالیٰ دشمن ہو جائے گا اور سزا دے گا، یہ کلمہ کفر ہے اور اس کا یہ کہنا کہ خدا، بندے کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے، یہ بھی کلمہ کفر ہے۔ ایسے بے دین اور جاہل کے پاس نہیں بیٹھنا چاہئے۔

قرآن پاک میں ''احمد'' کا مصداق کون ہے؟

س:...... قرآن پاک میں اٹھائیسویں پارے میں سورۂ صف میں موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''میرے بعد ایک آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا'' اس سے مراد کون ہیں؟ جبکہ قادیانی اس سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں؟

ج:...... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں۔'' (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۵)۔

قادیانی چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے اس لئے وہ اس کو بھی نہیں مانیں گے۔

قادیانیوں کو مسلمان سمجھنے والے شخص کے بارے میں شرعی حکم:

س:...... کوئی شخص قادیانی گھرانے میں رشتہ یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں، تو اسلام میں ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... جو شخص قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہوا اس کے باوجود ان کو مسلمان سمجھے تو ایسا شخص خود مرتد ہے کہ کفر کو اسلام سمجھتا ہے۔

فرعون کی توبہ کا اعتبار نہیں:

س:...... ایک شخص کا کہنا ہے کہ جب فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل میں غرق ہوا اور ڈوبنے لگا تو اس نے کہا کہ اے موسیٰ! میں نے تیرے رب کو مان لیا، تیرا رب سچا اور سب سے برتر ہے، پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسے بذریعہ دعا کیوں نہیں اپنے رب سے بچایا؟ اب وہ شخص کہتا ہے کہ بروز قیامت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا جائے گا کہ جب فرعون نے توبہ کرلی اور مجھے رب مان لیا تو اے موسیٰ! تو نے کیوں نہیں اس کے حق میں دعا کرکے اسے بچایا؟ وہ شخص اپنی بات پر مصر ہے کہ یہ سوال روز محشر موسیٰ علیہ السلام سے ضرور کیا جائے گا۔ آیا یہ نقطہ نظر رکھنے والا شخص گناہگار ہوگا؟ وہ ٹھیک کہتا ہے یا غلط؟

ج:...... فرعون کا ڈوبتے وقت ایمان لانا معتبر نہیں تھا کیونکہ نزع کے وقت کی نہ توبہ قبول ہوتی ہے، نہ ایمان۔ اس شخص کا موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کرنا بالکل غلط اور بے ہودہ ہے، اس کو اس خیال سے توبہ کرنی چاہئے۔ وہ نہ صرف گناہگار ہو رہا ہے بلکہ ایک جلیل القدر نبی پر اعتراض کفر کے زمرہ میں آتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت ووفات:

س:...... امیرالمومنین سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات کون سی ہے؟

ج:...... ولادت کی تاریخ معلوم نہیں، وفات شب سہ شنبہ ۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مطابق ۲۳/ اگست ۶۳۴ء، بہ عمر ۶۳ سال ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت سے پچاس سال پہلے ولادت ہوئی۔

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد ۲۲ شمارہ ۲۱ ۱۷ تا ۲۳ شعبان ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ / اکتوبر ۲۰۰۳ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انس ساہ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: منشی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد مرحوم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا قادیانی (مولانا عبدالحلیم فاروقی)	6
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی خصوصی رپورٹ (مفتی محمد جمیل خان)	8
حکمرانی کا ایک انداز (مولانا قاسم عبداللہ)	13
خطرے کا زمانہ (مولانا محمد سلمان منصور پوری)	16
عالم اسلام پر میڈیا کی یلغار (مولانا عمران اللہ قاسمی)	20
چیدہ چیدہ (مولانا ابو حماد صدیق احمد)	23
مردہ سے زندہ اور زندہ سے مردہ (حضرت مولانا احمد علی لاہوری)	25

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۵۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، قطر، عرب امارات، بحرین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۳۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۸ روپے، ششماہی ۱۵۰ روپے، سالانہ ۳۰۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-8 الائیڈ بینک اکاؤنٹ نمبر 2-1021 [illegible] کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ!

بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی زبردست کامیابی

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والی بائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس توقعات سے بڑھ کر کامیاب رہی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ کانفرنس کی افتتاحی نشست کے مہمان خصوصی نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ تھے۔ کانفرنس میں مولانا فضل الرحمن' حافظ حسین احمد' مولانا فضل الرحیم' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد امجد خان' مولانا عبدالحمید لونڈ' مولانا اللہ وسایا' قاری کامران احمد' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا عبدالغفار تونسوی' شیخ علامہ محمد یوسف' مولانا عبدالرؤف' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا فضل علی وزیر تعلیم صوبہ سرحد' مولانا محمد رفیق جامی' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا حسین احمد' مولانا محمد علی صدیقی' قاضی احسان احمد' مولانا عبدالوحید قاسمی' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اعجاز' مولانا ضیاء اللہ شاہ' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر' مولانا عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا امیر حسین گیلانی' مولانا خان محمد قادری' قاضی محمد ارشد الحسینی' ملک شیر' صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا اللہ وسایا' طارق حنیف جالندھری' قاضی بشیر احمد' مولانا عبدالشکور' مولانا محمد مراد ہالیجوی' قاری سعید احمد' مولانا محمد اشرف ہمدانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد شریف ہزاروی عثمان آبادی' مولانا بشیر احمد شاد' صاحبزادہ سعید احمد' مفتی محمد طیب' مولانا عبدالخبیر' صاحبزادہ خلیل احمد' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر' مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی عبدالقیوم دین پوری' قاری مصباح الاسلام' قاری معاویہ محمود' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا امام الدین' قاری بشیر احمد' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا عبدالغفور' مولانا محمد ایوب' مولانا محمد احمد' مولانا نور الحق نور' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا احمد نذر رحمانی' مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر علمائے کرام' مشائخ عظام اور مقررین نے شرکت کی اور اپنے ولولہ انگیز خطاب سے شرکاء کے لہو کو گرمایا۔ مقررین نے قادیانیوں کی جانب سے آئین کو علانیہ طور پر تسلیم نہ کرنے اور قانون کی واضح طور پر خلاف ورزی کرنے کے باوجود حکمران طبقے کی قادیانیت نوازی اور قادیانی گروہ کی بے جا حمایت کو ناقابل فہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری سے ملکی استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے اور ملکی راز دشمنوں تک پہنچنے آسان ہو گئے ہیں۔ فوج کے اہم شعبوں' سی بی آر' انٹیلی جنس' وزارت داخلہ' وزارت خارجہ' وزارت خزانہ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کی تقرری آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی ہے۔ فوری طور پر ان عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حق بجانب ہے۔ حکومت کے لئے اس مطالبے کو قبول کرکے پاکستان کو خطرات سے بچانا ضروری ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے جگہ جگہ توہین رسالت کا ارتکاب' مساجد کی شکل میں اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر اور اپنے سینوں اور مکانات پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا ہے۔ اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مسلمان خود اس کو روکنے پر مجبور ہوں گے' جس کی وجہ سے حالات کے بگڑنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ آج قادیانی' عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں این جی اوز کی طرح پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں اور رفاہی اداروں کے نام پر اپنی غیر اسلامی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پسماندہ علاقوں میں ہسپتالوں اور علاج کے نام پر امت مسلمہ کا رشتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی سے لے کر آج تک قادیانی کلیدی عہدوں کے ذریعہ اپنے تبلیغی مشن کو چلا رہے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی میں پچھلی ساری کسریں نکال دی ہیں اور آج ہر جگہ قادیانی پر پرزے نکال رہے ہیں۔ فوری طور پر اس کا راستہ روکا جائے بصورت دیگر علمائے کرام مجبور ہوں گے کہ وہ قادیانیت کا

راستہ روکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے قربانیاں دینا مسلمانوں کے لئے سعادت کی بات ہے۔ اس سلسلے میں کوئی مسلمان کسی قسم کی غفلت کے لئے تیار نہیں۔ قادیانی چور دروازے سے مختلف کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ پوری دنیا میں آج این جی اوز کے ذریعہ کفر کا سیلاب پھیلایا جا رہا ہے۔ امداد اور تعاون کے نام پر مغربی تہذیب مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ قادیانی گروہ اس سلسلے میں مغرب اور امریکہ کا آلہ کار ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانی دھوکہ اور فریب کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے یورپی ممالک، افریقی ممالک اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی اور بروزی نبی سے ہوتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا تو علمائے کرام نے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی تلقین کی مگر ان کفریہ عقائد پر مرزا غلام احمد قادیانی کے اصرار کے بعد علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا، جس پر امت مسلمہ کے تمام علمائے کرام کا اجماع ہوا۔ ۱۹۰۷ء سے لے کر اب تک علمائے کرام بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کے لئے ہر پلیٹ فارم پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ قادیانی، مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے ”خاتم النبیین“ کے مفہوم کو بدلنے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل تشریف آوری اور امام مہدیؓ کی آمد کے سلسلے میں متذبذب کرتے ہیں حالانکہ قرآن کی واضح آیات اور احادیث نبویہؐ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی نشانیاں اور امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان عقائد کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔ قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتفاق واتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ نوجوانوں کو غلط مباحث میں الجھا کر قادیانیت کے دام فریب میں جکڑنے کی کوشش کی۔ مگر علمائے کرام نے ہمیشہ ہر باطل فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور انہیں گمراہ ہونے سے بچایا۔ آج کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں سے باز آجائیں ورنہ ان کا ناطقہ بند کر دیا جائے گا۔ قادیانیت نواز حکومت کا اقتدار میں رہنا ملکی استحکام اور سالمیت کے خلاف ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانی گروہ اور اس کے سرکردہ افراد پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ امریکا اور مغرب کی ایما پر قادیانیوں کا مختلف حساس محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تقرر مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے۔ پاکستان میں این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت، یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر حکومت نے عمل درآمد نہ کرایا تو مسلمان خود قادیانیوں کی جانب سے توہین رسالت کے جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے میدان میں اتریں گے۔ قادیانیوں کے حوالے سے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

سہ سالہ جماعتی انتخابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی نے چناب نگر کانفرنس کے موقع پر منعقد ہونے والے اپنے ایک اہم اجلاس میں اگلے تین سال کے لئے متفقہ طور پر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کو امیر مرکزیہ اور شیخ طریقت حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ کو نائب امیر منتخب کر لیا ہے۔ دیگر مرکزی عہدیداروں کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر مرکزیہ کو دے دیا گیا۔ اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں اور عیسائیوں کی ارتدادی اور غیر اسلامی سرگرمیوں کو ناکام بنانے کے لئے بھرپور کردار ادا کرے گی اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کے لئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گی۔

آخری قسط

عقیدہ ختم نبوت اور مرزا قادیانی

مولانا عبدالعلیم فاروقی

ختم نبوت کی نئی تفسیر:

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین نے تاریخ میں پہلی بار ختم نبوت کی جونرالی تفسیر کی ہے' وہ مسلمانوں کی متفقہ تفسیر سے ہٹ کر کی ہے کہ "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نبیوں کی مہر" ہیں اور اس کی وضاحت یہ بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب جو بھی نبی آئے گا' اس کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر تصدیق لگ کر مصدقہ ہوگی۔ اس کے ثبوت میں قادیانی مذہب کی کتابوں سے بکثرت عبارتوں کا حوالہ دیا جاسکتا ہے مگر ہم چند حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

"خاتم النبیین کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہوسکتی' جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہوجاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔" (ملفوظات احمد یہ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی حصہ پنجم صفحہ ۲۹)

"اگر کوئی شخص کہے کہ جب نبوت ختم ہوچکی ہے تو اس امت میں نبی کس طرح ہوسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے عزوجل نے اس بندہ (یعنی مرزا صاحب) کا نام اسی لئے نبی رکھا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ کی نبوت کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر ہرگز ثابت نہیں ہوتا اور اس کے بغیر محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے جو اہل عقل کے نزدیک بے دلیل ہے۔" (ترجمہ استفتاء عربی ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶)

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر ختم کے وہ معنی نہیں جو "احسان" کا سواد اعظم سمجھا جاتا ہے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعلیٰ اور ارفع کے سراسر خلاف ہے کہ آپ نے نبوت کی نعمت عظمیٰ سے اپنی امت کو محروم کردیا بلکہ یہ ہیں کہ آپ "نبیوں کی مہر ہیں" اب وہی نبی ہوگا' جس کی آپ تصدیق کردیں گے۔" (الفضل قادیان نمبر ۲۱۸'۲۲/ستمبر ۱۹۳۹ء)

ختم نبوت کی تفسیر کا یہ اختلاف صرف ایک لفظ کی تاویل و تفسیر تک محدود نہ رہا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والوں نے اس سے آگے بڑھ کر یہاں تک اعلان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نہیں' ہزاروں نبی آسکتے ہیں۔ یہ بات بھی ان کے اپنے واضح بیانات سے ثابت ہے۔ ہم اس موقع پر بطور نمونہ چند حوالے زیر تحریر لاتے ہیں:

"یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۸ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیانی)

"اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' تو میں اسے ضرور کہوں گا: تو جھوٹا ہے' کذاب ہے' آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔" (انوار خلافت صفحہ

۱۶۵ از مرزا بشیر الدین محمود)

"انہوں نے (یعنی مسلمانوں نے) یہ سمجھ لیا کہ خدا کے خزانے ختم ہوگئے' ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے' ورنہ ایک نبی کیا؟ میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہوں گے۔" (انوار خلافت صفحہ ۶۲)

مرزا کا دعوائے نبوت:

اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے لئے راہ ہموار کر کے تخت نبوت بچھا دیا اور ان کے متبعین و مریدین نے بھی ان کو حقیقی معنوں میں نبی تسلیم کرلیا۔ قادیانی گروہ کی بے شمار کتابوں میں ان کے اس دعویٰ کے ثبوت میں بہت سی عبارتیں ہیں۔ ہم مختصراً کچھ تحریریں نقل کیے دیتے ہیں' جن سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا پتہ چلے گا:

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ بموجب آیت "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیا ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۰)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں' بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریک ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۵۶ طبع قادیان ۱۹۰۲ء)

"پس شریعت اسلامی نبی کے جو معنی کرتی ہے' اس کے معنی سے حضرت صاحب (یعنی مرزا غلام احمد) ہرگز مجازی نبی نہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۷۴ از مرزا بشیر الدین محمود)

منصب نبوت کی توہین:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کے ثبوت اور ختم نبوت کے انکار میں جن فاسد خیالات اور باطل افکار کا اظہار کیا ہے' اس کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں:

"وہ دین' دین نہیں اور نہ وہ نبی' نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکے' وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور خدائے حی وقیوم کی آواز سننے اور اس کے مکالمات سے قطعی ناامیدی ہے' اور اگر کوئی آواز بھی غیب سے کسی کان تک پہنچتی ہے تو وہ ایسی مشتبہ آواز ہے کہ کہہ نہیں سکتے کہ وہ خدا کی آواز ہے یا شیطان کی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں' صرف قصوں کی پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے' جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا' جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں جان بھی فدا کرے' اس کی رضا جوئی میں فنا ہوجائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات ومخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا' خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہیں ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۸۳ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ایجاد کردہ مذہب قادیانیت کے جرائم اور مفاسد کو کون کہاں تک گنائے؟ افسوس کہ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد جیسے پست' ذلیل اور کم عقل انسان کو تاج نبوت پہنا کر "عقیدۂ ختم نبوت" کے مفہوم کو بالکل الٹا کردیا۔ قادیانیت جو درحقیقت اسلام کے خلاف ایک گھناؤنی سازش اور نبوت محمدیہ کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے' وہ عالم اسلام کے جسم کا وہ بد گوشت

باقی صفحہ 15 پر

قادیانیت نوازی ملکی سالمیت کے لئے سنگین خطرہ ہے

رپورٹ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی اجازت ودعا سے ہوا۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحیم' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد امجد خان' مولانا عبدالحمید لونڈ' مولانا اللہ وسایا' قاری کامران احمد' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا عبدالغفار تونسوی' شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا فضل علی وزیر تعلیم صوبہ سرحد' مولانا محمد رفیق جامی' مولانا ضیاء الدین آزاد' مولانا حسین احمد' مولانا محمد علی صدیقی' قاضی احسان احمد' مولانا عبدالوحید قاسمی' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اعجاز' مولانا ضیاء اللہ شاہ' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی جانب سے آئین کو علانیہ طور پر تسلیم نہ کرنے اور قانون کی واضح طور پر خلاف ورزی کرنے کے باوجود حکمران طبقے کی قادیانیت نوازی اور قادیانی گروہ کی بے جا حمایت ناقابل فہم ہے اور ان کی بے حسی کی وجہ سے کلیدی آسامیوں پر قادیانیوں کی تقرری سے ملکی استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے اور ملکی راز دشمنوں تک پہنچنے آسان ہوگئے ہیں۔ فوج کے اہم شعبوں' سی بی آر' انٹیلی جنس' وزارت داخلہ' وزارت خارجہ' وزارت خزانہ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور دیگر محکموں میں قادیانیوں کی تقرری آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی ہے۔ فوری طور پر ان عہدوں سے قادیانیوں کی برطرفی کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ حق بجانب ہے۔ حکومت کے لئے اس مطالبے کو قبول کرکے پاکستان کو خطرات سے بچانا ضروری ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے جگہ جگہ توہین رسالت کا ارتکاب' مساجد کی شکل میں اپنی عبادت گاہوں کی تعمیر اور اپنے سینوں اور مکانات پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کا مقصد مسلمانوں کو مشتعل کرنا ہے۔ اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مسلمان خود اس کو روکنے پر مجبور ہوں گے' جس کی وجہ سے حالات کے بگڑنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ علمائے کرام نے کہا کہ آج قادیانی' عیسائیوں اور یہودیوں کی سرپرستی میں این جی اوز کی طرز پر اسکولوں اور کالجوں اور رفاہی اداروں کے نام پر اپنی غیر اسلامی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پسماندہ علاقوں میں ہسپتالوں اور علاج کے نام پر امت مسلمہ کا رشتہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے توڑنے کی کوشش کررہے ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی سے لے کر آج تک قادیانی کلیدی عہدوں کے ذریعہ اپنے تبلیغی مشن کو چلا رہے ہیں۔ موجودہ حکمرانوں نے قادیانیت نوازی میں پچھلی ساری کسریں نکال دی ہیں اور آج ہر جگہ قادیانی پر پرزے نکال رہے ہیں۔ فوری طور پر اس کا راستہ روکا جائے بصورت دیگر علمائے کرام مجبور ہوں گے کہ وہ قادیانیت کا راستہ روکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے قربانیاں دینا مسلمانوں کے لئے سعادت کی بات ہے۔ اس سلسلے میں کوئی مسلمان کسی قسم کی غفلت کے لئے تیار نہیں۔ ماضی میں جب بھی فوج نے حکومت پر قبضہ کیا اور آئین کو معطل کیا تو قادیانیوں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعلان شروع کردیا کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم ختم ہوگئیں جس کے بعد مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پر فوجی حکمرانوں کو قادیانیت

سے متعلق ترامیم کو عبوری آئین میں تحفظ دینا پڑا۔ موجودہ حکمرانوں کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ مسلمانوں کے بھرپور احتجاج کے بعد قادیانیت سے متعلق ترامیم' امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو عبوری آئین کا حصہ بنایا گیا تاکہ قادیانیوں کے عزائم ناکام ہوں لیکن قادیانی چور دروازے سے حلف کلیدی عہدوں پر فائز ہو کر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ پوری دنیا میں آج این جی اوز کے ذریعہ کفر کا سیلاب پھیلایا جارہا ہے۔ امداد اور تعاون کے نام پر مغربی تہذیب مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قادیانی گروہ اس سلسلے میں مغرب اور امریکہ کا آلہ کار ہے۔ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانی دھوکہ اور فریب کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے یورپی ممالک' افریقی ممالک اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی اور بروزی نبی سے ہوتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا تو علمائے کرام نے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کفریہ عقائد سے توبہ کرنے کی تلقین کی مگر ان کفریہ عقائد پر مرزا غلام احمد قادیانی کے اصرار کے بعد علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا' جس پر امت مسلمہ کے تمام علمائے کرام کا اجماع ہوا۔ ۱۹۰۷ء سے لے کر اب تک علمائے کرام بالخصوص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کے لئے ہر پلیٹ فارم پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ قادیانی' مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے "خاتم النبیین" کے مفہوم کو بدلنے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل تشریف آوری اور امام مہدیؓ کی آمد کے سلسلے میں تذبذب کرتے ہیں حالانکہ قرآن کی واضح آیات اور احادیث نبویہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی نشانیاں اور امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا تذکرہ موجود ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان عقائد کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت وہ ناسور ہے جس نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی۔ نوجوانوں کو غلط مباحث میں الجھا کر قادیانیت کے دام فریب میں جکڑنے کی کوشش کی۔ مگر علمائے کرام نے ہمیشہ ہر باطل فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور انہیں گمراہ ہونے سے بچایا۔ آج کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ان پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں سے باز آجائیں ورنہ ان کا ناطقہ بند کر دیا جائے گا۔

قادیانیت نواز حکومت کا اقتدار میں رہنا ملکی استحکام اور سالمیت کے خلاف ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک قادیانی گروہ اور اس کے سرکردہ افراد پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ امریکا اور مغرب کی ایما پر قادیانیوں کا مختلف حساس محکموں میں کلیدی آسامیوں پر تقرر مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے۔ پاکستان میں این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت' یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر حکومت نے عمل درآمد نہ کرایا تو مسلمان خود قادیانیوں کی جانب سے توہین رسالت کے جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے میدان میں اتریں گے۔ قادیانیوں کے حوالے سے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے اسلام کے قائد اور متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل مولانا فضل الرحمن نے چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس کی اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی اس اختتامی نشست کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی جبکہ نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی' قاضی حسین احمد اور متحدہ مجلس عمل کے دیگر رہنماؤں نے

صدر پاکستان جنرل مشرف کو واضح طور پر بتایا کہ انٹیلی جنس بیورو' پی آئی اے' سی بی آر' محکمہ تعلیم' محکمہ اوقاف اور افواج پاکستان کے حساس اداروں میں قادیانیوں کا تقرر کیا جارہا ہے جو کہ آئین پاکستان کے خلاف اور ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ انٹیلی جنس کی غلط رپورٹوں کی بنیاد پر مدارس میں چھاپے مارے جارہے ہیں اور علمائے کرام کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ قادیانی گروہ اسلام دشمنی اور ملکی دشمنی میں اخلاقیات کی تمام حدود پھلانگ چکا ہے۔ ان محکموں میں مسلمان افسران کو تنگ کیا جارہا ہے۔ فوری طور پر ان محکموں سے قادیانی افسران کو فارغ کیا جائے تاکہ ملکی راز محفوظ رہ سکیں۔ مگر تاحال اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے حالات بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اپنے مطالبات کی منظوری کے سلسلے میں تحریک چلانے سے گریز نہیں کرے گی۔

حافظ حسین احمد ڈپٹی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے سامنے بارہا قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور غیر اسلامی سرگرمیوں کی نشاندہی کی گئی مگر حکومت ان سرگرمیوں کو روکنے کے بجائے مسلمانوں کے ردعمل کو دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ توہین رسالت کے قانون کو عملاً غیر مؤثر بنانے کے وجہ سے توہین رسالت کے جرائم میں اضافہ ہوگیا ہے اور جب ان جرائم کی وجہ سے مسلمان توہین رسالت کے قانون کو حرکت میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں تو امریکہ اور مغرب' پاکستان کے خلاف غلط اور بے بنیاد رپورٹیں شائع کرکے ملک پر پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم ہر قسم کی پابندیاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مغربی ممالک اور پاکستانی حکومت کی جانب سے علمائے کرام کی کردار کشی کی کوشش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے جرمنی میں قادیانی گروہ کے بااثر افراد شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر کی اپنے خاندانوں سمیت اسلام قبول کرنے کی داستان سناتے ہوئے کہا کہ مختلف مناظروں میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد واضح ہونے کی وجہ سے قادیانیوں کی قبول اسلام کی طرف رغبت میں اضافہ ہورہا ہے اور مختلف مقامات پر قادیانی علانیہ طور پر اسلام قبول کررہے ہیں۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا امیر حسین گیلانی' مولانا خان محمد قادری' قاضی محمد ارشد الحسینی' ملک شیر' صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا اللہ وسایا' طارق حفیظ جالندھری' قاضی بشیر احمد' مولانا عبدالشکور' مولانا محمد مراد ہالیجوی' قاری سعید احمد' مولانا محمد اشرف ہمدانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد شریف تھمن آبادی' مولانا بشیر احمد شاد' صاحبزادہ سعید احمد' مفتی محمد طیب' مولانا عبدالخبیر' صاحبزادہ خلیل احمد' علامہ ابتسام الٰہی ظہیر' مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی عبدالقیوم دین پوری' قاری مصباح الاسلام' قاری معاویہ محمود' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی صدیقی' ڈاکٹر دین محمد فریدی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا امام الدین' قاری بشیر احمد' علامہ احمد میاں حمادی' مولانا عبدالغفور' مولانا محمد ایوب' مفتی سہیل احمد' مولانا احمد علی' مولانا فخر الزمان' مولانا نورالحق نور' مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ ۱۸۸۹ء سے لے کر اب تک قادیانی گروہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ مسلمانوں کے عقائد سے لے کر دنیوی معاملات تک ہر مرحلہ میں قادیانی گروہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔ افغانستان اور عراق کے سقوط پر قادیانیوں نے جشن منائے۔ امریکہ اور مغرب پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈے میں مصروف ہے جبکہ قادیانی ملک بھر میں توہین رسالت کے جرائم کے ذریعہ پاکستان کی ساکھ کو خراب کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ علانیہ طور پر آئین کو تسلیم نہیں کرتے اور آئین اور قانون کی خلاف ورزیوں کے ذریعہ ملک کے امن وامان کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ قادیانی نوکریوں کے لالچ اور امدادی کام کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ حکومت کی مروّت کی وجہ سے قادیانیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ ایسی صورت حال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جلسوں' کانفرنسوں اور دیگر عوامی اجتماعات کے ذریعے مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے بچانے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ بعد ازاں امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعا پر کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور کردہ قرار دادیں:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ قادیانی گروہ علانیہ طور پر آئین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور قادیانی کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہوئے اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی شکل میں بنائے ہوئے ہیں' اپنے گھروں اور سینوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کرکے وہ کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہیں اور اپنے آپ کو غلط طور پر مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔اس لئے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے کی بناء پر اقلیتوں کے حقوق سے انہیں محروم کیا جائے اور ان کو انتظامی احکامات کی روشنی میں آئین اور قانون کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس اندرون ملک اور بیرون ملک قادیانیوں کی غیر اسلامی اور تبلیغی سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی ان غیر اسلامی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور پر پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے کے جرم میں غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع موجودہ حکومت کی قادیانیوں کے ساتھ مروت برتنے اور انہیں کلیدی آسامیوں پر فائز کرنے کے عمل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سی بی آر' انٹیلی جنس بیورو' سندھ' پی آئی اے' محکمہ اوقاف اور فوج کے حساس شعبوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس قادیانیوں' عیسائیوں' یہودیوں سمیت دیگر غیر مسلم قوتوں کی جانب سے این جی اوز کے ذریعہ امداد کے نام پر غیر اسلامی تہذیب مسلط کرنے اور این جی اوز کے افسران کے ذریعہ ارتداد پھیلانے کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ این جی اوز کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور مسلمانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ آفت زدہ مسلمانوں کی امداد کا کام مسلمان خود کریں اور ان کو کافروں کے رحم وکرم پر نہ چھوڑیں۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ اور مغرب کی جانب سے قادیانیوں کی حمایت کرنے کو دینی امور میں مداخلت تصور کرتے ہوئے قادیانیوں سے امتیازی سلوک کے حوالے سے غلط رپورٹوں کی اشاعت پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دیں' کیونکہ قادیانی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی باغی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع جرمنی میں قادیانیت سے توبہ کرنے والے شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے اپیل کرتا ہے کہ وہ قادیانیت کو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں۔

☆...... یہ اجتماع صوبہ سرحد کی حکومت کو نفاذ شریعت بل کی منظوری پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے اس بل کی حمایت کرتا ہے اور وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اکرم درانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے منشور کے مطابق وعدہ کو پورا کیا اور متحدہ مجلس عمل کے رہنماؤں علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمن' قاضی حسین احمد وغیرہ کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتا ہے۔

☆...... یہ اجتماع وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی' صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اور اراکین اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر شریعت نافذ کی جائے تاکہ ملک کو سیکولر بنانے کے عزائم ناکام ہوں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اتوار کی چھٹی منسوخ کرکے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے تاکہ مسلم ممالک اور عرب ممالک کے ساتھ ہمارے رابطے مضبوط ہیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر سودی نظام کا خاتمہ کرکے اسلام کا نظام معیشت رائج کیا جائے اور بلاسود بینکاری کا آغاز کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع افغانستان' کشمیر' عراق چیچنیا کے مسلمانوں کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان ممالک سے غیر ملکی افواج واپس بلائی جائیں اور ان ممالک کے مسلمانوں کو حکومت سازی کا حق دیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع پی آئی اے اور سعودی ایئر لائن کی جانب سے عمرہ کے کرایہ میں دس ہزار کے اضافہ کو عمرے پر قدغن لگانے کے مترادف قرار دیتے

ہوئے ان کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس اضافہ کو واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی سے مطالبہ کرتا ہے کہ زائد موصول ہونے والی حج درخواستوں کی منظوری کے لئے حکومت سعودی عرب سے بات چیت کرکے فوری طور پر کوٹہ بڑھوایا جائے تاکہ عازمین حج فریضہ حج کی ادائیگی سے محروم نہ رہ جائیں۔ یہ اجتماع وزارت مذہبی امور کے اس رویہ کی مذمت کرتا ہے کہ وہ آبادی سے کم کوٹہ لے کر عازمین حج کو مشکلات میں مبتلا کرتی ہے۔

☆...... یہ اجتماع گوہر شاہی کے پیروکاروں کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں غیر اسلامی عقائد پر مشتمل چاکنگ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس چاکنگ میں ملوث افراد کو گرفتار کیا جائے اور ملک بھر میں ہونے والی اس قسم کی چاکنگ کو صاف کرایا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ٹی وی اور اشتہارات کے ذریعہ فحاشی اور عریانی کے پھیلاؤ کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹی وی اور اشتہارات میں فحاشی و عریانی کے عنصر کو ختم کیا جائے اور پاکستانی تہذیب کو اجاگر کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع پاکستانی حکومت کی جانب سے ہندوستان کے ساتھ مذاکرات کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت ہندوستان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تنازعات کو ختم کرنے کیلئے مذاکرات کا راستہ اپنائے۔

☆...... یہ اجتماع' عراق میں پاکستانی فوج بھیجنے کے مطالبے کو غیر اسلامی تصور کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کی جانب سے جاری کردہ اس فتویٰ کی مکمل حمایت کرتا ہے جس کی رو سے عراق میں فوج بھیجنا جائز نہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر امریکہ پر واضح کیا جائے کہ پاکستانی فوج کسی صورت عراق نہیں بھیجی جائے گی۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ کے ایما پر دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈا مہم کی مذمت کرتا ہے اور مدارس پر چھاپہ مارنے کے عمل کو غیر قانونی تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس پر چھاپہ مارنے کا سلسلہ بند کیا جائے اور دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا مہم ختم کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع متحدہ مجلس عمل اور حکومت کے مذاکرات کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے جائز مطالبات منظور کرکے آئینی تعطل کو ختم کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ملک میں مہنگائی اور بیروزگاری کی شرح میں اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مہنگائی اور بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔

☆...... یہ اجتماع کراچی میں عسکری پارک کی تعمیر کے لئے مساجد کو شہید کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مساجد کو شہید کرنا غیر شرعی عمل ہے۔ اس لئے اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کے سلسلے میں حکومت اور عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملکی مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقیقتہ طور پر فیصلہ کریں اور اس کو اختلاف کا ذریعہ نہ بنائیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باشندوں کو زمین کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور قادیانی جماعت کی بلیک میلنگ سے انہیں بچانے کے لئے قادیانی جماعت کے نام پر الاٹمنٹ منسوخ کی جائے۔ ملک بھر میں کہیں بھی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک پورا علاقہ کسی جماعت کی ملکیت ہو۔

☆...... یہ اجتماع ملک کے بڑے دینی مدارس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور دار العلوم حقانیہ سمیت بڑے مدارس کو واچ لسٹ میں شامل کرنے کے عمل کی مذمت کرتے ہوئے اس کو امریکہ کی غلامی سے تعبیر کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان اداروں کو واچ لسٹ سے نکالا جائے' کیونکہ یہ ملک کے محسن ادارے ہیں جو ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ملکی استحکام میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

☆...... یہ اجتماع محکمہ بہبود آبادی حکومت پنجاب میں ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر جھنگ ڈاکٹر عطیۃ الرحمن' تحصیل پاپولیشن آفیسر چنیوٹ امۃ اللہ پروین' انچیل ٹیکنیکل آفیسر چنیوٹ مبارکہ شاہین کی جانب سے اپنے ماتحت مسلمان ملازمین کو تنگ کرنے' انڈر پریشر لاکر قادیانی بننے کی ترغیب دینے اور بصورت دیگر نوکری سے نکالنے کی دھمکیاں دینے کی شدید مذمت کرتا ہوئے سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان تینوں قادیانیوں کو ان اہم عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆☆..........☆☆

حکمرانی کا ایک انداز

مولانا قاسم عبداللہ

عمادالدین زنگی قرض لے کر بھی خیرات کر دیتا تھا' عمال کو ہدایت تھی کہ کسی کو بھوکا ننگا نہ رہنے دیں۔

سلطان نورالدین کے ایوان کے دروازے پر دربان نہ ہوتا تھا اور ہر ایک کو اندر آنے کی اجازت تھی' اس نے اپنے عمال اور قاضیوں کو بھی دربان رکھنے کی ممانعت کر دی تھی۔

نورالدین نے ایک مرتبہ امراء اور عوام کو تقریر میں کہا کہ مجھ کو کبھی بادشاہ یا سلطان نہ سمجھنا بلکہ ملک و قوم کا خادم سمجھنا' اگر میں غلطی کروں تو مجھے متنبہ کر دینا یا میری حمایت سے دست کش ہو جانا' جو حکمران حاجب رکھتے تھے تو وہ بھی فریادیوں کی آسانی کے لئے رکھتے تھے۔

نظام الملک کے پاس ایک عورت استغاثہ کے لئے آئی' چونکہ وہ کھانا کھا رہا تھا' اس وجہ سے حاجبوں نے روک دیا' نظام الملک نے ان کو ڈانٹ کر کہا: میں نے تم کو غریب فریادیوں کے لئے ہی رکھا ہے' معززین تو خود پہنچ جاتے ہیں' ابھی نے حکم دے رکھا تھا کہ کسی وقت بھی کسی کو میرے پاس آنے سے نہ روکا جائے جب کہ میں بیٹھا ہوں' چاہے میں اس وقت کھانا ہی کیوں نہ کھا رہا ہوں۔

عبداللہ ساوجی کہتے ہیں کہ نظام الملک وزیر نے ملک شاہ سے بغداد میں حج کی اجازت لی جو انہیں مل گئی' اور وہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور دجلہ کے کنارے ان کا خیمہ نصب کیا گیا' تو میں وزیر سے ملنے گیا' میں نے خیمہ کے باہر ایک نیک صورت درویش کو دیکھا' اس نے پوچھا کہ شیخ! ایک امانت ہے' اس کو پہنچا دو' میں نے کہا کہ ہاں! اس پر اس نے مجھے ایک تہہ کیا ہوا رقعہ دیا' میں نے اسے امانت سمجھتے ہوئے کھول کر نہ دیکھا اور وزیر کو دے دیا' وزیر نظام الملک نے اس کو پڑھتے ہی شدت سے رونا شروع کر دیا' یہ دیکھ کر مجھے افسوس ہوا اور سوچنے لگا کہ کاش میں اس کو پڑھ لیتا اور اگر اس میں اندوہناک بات تھی تو ان کو نہ دیتا' پھر مجھے انہوں نے کہا کہ صاحب رقعہ کو اندر بلاؤ' میں باہر نکلا تو درویش کو موجود نہ پایا' پھر میں نے وزیر کو خبر دی کہ درویش موجود نہیں' اس پر وزیر نے مجھے وہ رقعہ دیا' اس میں لکھا تھا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ حسن (نظام الملک) کے پاس جا اور اس کو کہو کہ تم کے کہاں جاتے ہو؟ تمہارا تو حج یہاں ہے' کیا میں نے تم کو نہیں کہہ دیا کہ اس ترک (ملک شاہ) کے سامنے رہو اور میری امت کے حاجت مندوں کی حاجت روائی کرو' پس نظام الملک واپس ہو گیا' اس واقعہ سے قارئین کو پتہ چل گیا ہوگا کہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عوام کی خدمت گزاری اور حاجت روائی سے حکمرانوں' افسروں وغیرہ کو اتنی فرصت کہاں مل سکتی ہے کہ وہ گانا سنیں یا میچ یا ثقافتی شو دیکھیں' اگر وہ واقعی امت محمدیہ کی حاجت روائی میں مشغول رہیں تو ان کو تو نفل حج کے لئے بھی فرصت ملنی مشکل ہے۔

اسی وجہ سے مسلمان حکمران اپنے آپ کو حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے ہر وقت تیار رکھتے تھے' اور ہر خاص و عام ان تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا' بعض حکمرانوں نے آسانی کے لئے مختلف طریقے بھی اختیار کئے' مثلاً التمش اور جہانگیر نے زنجیر لگا دی تھی تاکہ فریادی اسے کھینچ کر رات ہو یا دن جس وقت بھی چاہے بادشاہ یعنی سربراہ مملکت کو طلب کرلے' جہانگیر کا معمول تھا کہ بیماری بھی اس کو فریادی کے سامنے حاضر ہونے سے باز نہیں رکھ سکتی تھی۔ مرتضیٰ نظام شاہ اول نے بھی زنجیر عدل لگا رکھی تھی۔

ہمایوں بھی ہر وقت فریادی کی فریادرسی کے لئے تیار رہتا تھا۔ اس نے اس مقصد کے لئے ایک طبل محل کے ہال کے باہر رکھوا دیا تھا' اگر کسی کو معمولی سی شکایت ہوتی تو وہ طبل پر ایک بار چوٹ لگاتا' اگر کسی مزدور کو مزدوری نہ ملی ہوتی یا کسی کو رقم کی وصولی

کے سلسلے میں شکایت ہوتی تو وہ شخص طبل پر دو بار چوٹ لگاتا' اگر قتل کا معاملہ ہوتا تو چار بار چوٹ لگائی جاتی' اس سے بادشاہ کو اندازہ ہو جاتا اور بادشاہ اس شخص کو اپنے پاس بلاتا اور اس کی دادرسی کرتا' خلیفہ معتصم کے دور میں ایک موذن نے ایک مظلوم عورت کو بچانے کی خاطر نماز عشاء کے کچھ دیر بعد ہی اذان دے دی' اس کی بے وقت اذان سن کر خلیفہ نے موذن کو فوراً طلب کر لیا اور بے وقت اذان کا مطلب پوچھا۔ حالات معلوم ہونے پر ظالم کو موت کی سزا سنائی اور موذن کو اجازت دے دی کہ اگر کسی پر ظلم ہوتا تمہارے علم میں آئے تو اسی وقت بے وقت اذان دے کر مجھے مطلع کر دیا کرو' اس کا یہ اثر ہوا کہ اگر کوئی شخص زیادتی کرتا چاہتا یا کسی کی رقم دبالیتا تو موذن کا پیغام ملتے ہی فوراً مظلوم سے معافی مانگتا اور زیادتی کا ازالہ کرتا۔

غرضیکہ جس حکومت میں اس قسم کے انتظامات ہوں تو کوئی ظالم ظلم نہیں کر سکتا' نہ کسی کی رقم مار سکتا ہے' یہ بھی ممکن ہے کہ سخت سردی کے موسم میں حاجت مند حکمران کے سامنے فریاد لے کر اس لئے نہ آئے کہ ایسی سردی میں حکمران کو دقت ہوگی اور وہ حکمران کو شدت سردی میں تکلیف دینے سے ہچکچائے تو اس وجہ سے خراسان' عراق وغیرہ کا حکمران اسماعیل بن احمد جس کا دارالخلافہ بخارا تھا' اس کی یہ عادت بھی تھی کہ جس روز سردی شدید ہوتی یا برف زیادہ پڑتی' وہ تنہا اٹھتا اور میدان میں آ کر ظہر کی نماز تک گھوڑے کی پشت پر رہتا' اور کہا کرتا تھا کہ ممکن ہے کوئی حاجت مند برف و باراں کی بناء پر ہم تک نہ پہنچ سکے تو وہ جان لے کہ ہم یہاں کھڑے ہیں' آ جائے اور اپنی حاجت پوری کرائے اور باعافیت چلا جائے۔ اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اگلے بادشاہ ان پر عمل کرتے تھے' ایک بادشاہ نے حکم دیا کہ فریادی سرخ لباس پہنا کرے اور کوئی دوسرا اس لباس کو استعمال نہ کرے۔ بادشاہ ہاتھی پر سوار ہو کر صحرا میں نکل جاتا اور جو شخص سرخ لباس پہنے ہوتا' اس کو ساتھ لے کر الگ ہو جاتا' ان حکمرانوں کا یہ طریقہ صرف مشرق وسطی ہی میں نہ تھا' بلکہ جہاں بھی مسلمان گئے' حکمرانوں نے اسی طریقہ کو اپنایا۔ اسپین میں بنو امیہ کا سب سے پہلا حکمران عبدالرحمن تھا۔ اس کے قصر کا دروازہ صرف کھلا ہی نہ تھا بلکہ وہ آزادی سے عام مجلسوں میں شریک ہوتا اور لوگوں میں عمومیت کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا' اس کے اس طرز زندگی سے لوگ زیادہ جری ہو گئے تھے اور راہ چلتے روک کر اس سے فریاد رسی چاہتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ وہ کسی کے جنازہ میں شرکت کر کے واپس آ رہا تھا' اثنائے راہ میں ایک شخص آگے بڑھا اور راہ روک کر کہنے لگا: خدا' امیر کا بھلا کرے' آپ کے قاضی نے مجھ پر ظلم کیا ہے' میں آپ سے ظلم کی فریاد کرتا ہوں۔ عبدالرحمن نے جواب دیا کہ اگر تم نے سچ کہا تو انصاف کیا جائے گا' اس پر اس نے عبدالرحمن کے گھوڑی کی باگ پکڑ لی اور کہا: یا امیر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں' خدا کی قسم! میں اس جگہ سے آپ کو بڑھنے نہ دوں گا تاوقتیکہ آپ قاضی کو میرے ساتھ انصاف کرنے کا حکم نہ دیں۔ عبدالرحمن نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کے چشم و خدم میں سے تھوڑے سے لوگ ساتھ تھے۔ چنانچہ اس نے قاضی کو بلایا اور مناسب فیصلہ کا حکم دیا۔

مآثر عالمگیری کے آخری باب میں ہے کہ اورنگزیب ہر روز دو یا تین مرتبہ منظر عام پر کھڑے ہوتے اور داد خواہ کسی رکاوٹ کے بغیر حاضر ہوتے' بادشاہ بے حد کشادہ پیشانی کے ساتھ ان کی بات سنتے اور شفقت فرماتے' غرضیکہ ہندوستان کے بادشاہ بھی پیچھے نہیں رہے' ایک شخص سلطان بہلول لودھی تاجدار دہلی کے خلوت کدے میں گھس گیا اور ایسے حال میں کہ سلطان غسل کے لئے جا رہا تھا' اسے روک لیا اور مجبور کیا کہ پہلے اس کے مطالبہ کو پورا کرے' پھر غسل خانہ میں قدم رکھے۔ سلطان نے بلا اظہار ناراضگی اس کی خواہش کو پورا کیا' جس چیز نے اس کو اظہار ناراضگی سے باز رکھا وہ یہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "سید القوم خادمہم" اور حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ امیر لوگوں کا غلام ہوتا ہے' اس پر مالک کی وفاداری وغیرہ کے سلسلے میں وہی کچھ واجب ہے جو غلام پر واجب ہوتا ہے۔ فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیزؒ رونے لگے تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ تم مجھے رونے پر ملامت کرتے ہو حالانکہ اگر فرات کے کنارے ایک بکری بھی ہلاک ہو جائے تو روز قیامت عمرؓ پکڑا جائے گا۔ خلیفہ ہارون رشیدؒ سوائے بیماری کے اپنی خلافت کے دوران مرتے دم تک روزانہ سو نفل پڑھا کرتا' اور اپنے ذاتی مال سے روزانہ ہزار درہم خیرات کرتا تھا' خوف خدا سے کثرت سے گریہ وزاری کرتا' ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں جہاد کروں اور قتل ہو جاؤں۔ حدیث سن کر ہارون رشیدؒ چیخ چیخ کر رونے لگا۔ مشہور روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو بارہ برس بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو آپ نے بتایا کہ موت کے وقت سے حساب و کتاب میں مشغول ہوں' اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو رہائی مشکل تھی۔ نظام

الملک طوسی نے جو روایت سیاست نامہ میں لکھی ہے' اس میں یہ ہے کہ نواح بغداد میں ایک پل خراب ہو گیا تھا' تحویل داروں نے اس کی مرمت نہ کرائی تھی' بھیڑیں اس پل سے گزرا کرتی تھیں' ایک بھیڑ کی ٹانگ پل کے سوراخ میں پھنس گئی اس کی جواب طلبی حاکم وقت سے ہوئی اس روایت کو نقل کرکے نظام الملک لکھتے ہیں کہ اگر حضرت بادشاہ کسی دوسرے کو ذمہ دار قرار دیں گے تو شنوائی نہ ہو گی۔ پس چاہئے کہ بادشاہ اس ذمہ داری کو دوسروں کے سپرد کرکے اپنے اور رعایا کے معاملات سے غافل نہ ہوں' جہاں تک ہو سکے پوشیدہ اور برملا رعیت کے احوال سے باخبر رہیں' ظلم و زیادتی کی روک تھام کریں۔

اب ایک اور واقعہ حضرت عمرؓ کا بھی سن لیجئے' الماوردی کے بیان کے مطابق حضرت عمرؓ نے حج کے موقع پر اعلان کیا کہ عورتیں اور مرد ساتھ ساتھ طواف نہ کریں' بعد میں آپ نے دیکھا کہ ایک بدوی عورتوں میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے' آپ نے اس کے ایک درہ لگا دیا' اس نے کہا کہ اگر میں غلط کام کر رہا تھا تو آپ نے مجھے بتایا نہیں اور اگر ٹھیک کر رہا تھا تو آپ نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے' اس پر آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے میرا اعلان نہیں سنا؟ اس نے کہا کہ نہیں' پھر آپؓ نے اس کے سامنے درہ ڈال دیا کہ تو اپنا قصاص مجھ سے لے لے اس نے کہا کہ نہ قصاص لیتا ہوں اور نہ معاف کرتا ہوں' اگلے روز جب ملاقات ہوئی تو بدوی نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ کا چہرہ بڑا متفکر ہے اور رنگ بدلا ہوا ہے' اس پر بدوی نے کہا کہ آپ کل کی وجہ سے پریشان ہیں' میں آپ کو فی سبیل اللہ معاف کرتا ہوں۔ (الاحکام السلطانیہ)

☆☆..........☆☆

عقیدۂ ختم نبوت

اور فاسد مادہ ہے جس کو دور کرنا امت مسلمہ کا اہم فریضہ ہے۔ قادیانیت' اسلام کے بنیادی عقائد سے لے کر فروعی مسائل تک اپنا الگ راستہ اختیار کرتی ہے' نہ صرف یہ کہ وہ چند بحثوں میں مسلمانوں سے الگ ہے' بلکہ دین کے ہر معاملہ میں مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے' چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود اپنی ایک تقریر میں جو روزنامہ "الفضل" قادیان کے ۳۰/ جولائی ۱۹۳۱ء کے شمارے میں "مسلمانوں سے اختلاف" کے عنوان سے شائع ہوئی تھی' کہتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں' آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند اور مسائل میں ہے' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے (یعنی مسلمانوں سے) اختلاف ہے۔"

قادیانیت کا اہم موضوع اگرچہ کافی وقت کو چاہتا ہے مگر ہم نے صرف ایک عنوان کے تحت اجمالاً کچھ عرض کیا ہے۔ امید ہے کہ دیگر اصحاب قلم اور ارباب علم و فن اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور کمل کر وقت کے اس خطرناک فتنہ کا تعاقب کریں گے۔ اللہ پاک دین حق کی حمایت و حفاظت اور حقانیت کے سلسلہ میں ہونے والی ہر خدمت کو بار آور فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

میڈیا کی یلغار

افزائی کے علاوہ فحش کہانیوں اور تصاویر کے ساتھ نوجوان نسل کے ذہن میں اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرتے رہتے ہیں' چنانچہ بعض رسائل اور اخبارات کا اجراء ہی صرف اسلام مخالف فضا تیار کرنے کے مقصد کے تحت ہوتا ہے' ان سب کے علاوہ ایسے بے شمار رسائل نکل رہے ہیں جس میں اسلامی تعلیمات کے خلاف فضا ہموار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں' نیز ناجائز جنسی تعلقات کی وکالت و حمایت اور عورت سے وابستہ اخلاقی اقدار کو پامال کرنے والے رسائل کی کثرت بھی لمحہ فکریہ ہے' چنانچہ دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل کی ایک بڑی تعداد پورے انسانی معاشرے کو جنسی بے راہ روی اور فحاشی کے سمندر میں ڈبونے میں لگی ہے' تعجب اور حیرت اس بات پر ہے کہ اس طرح کے تمام رسائل کو اپنی تمام تر عریانیت اور فحاشی کے باوجود رجسٹرار نیوز پیپر کی طرف سے رجسٹریشن حاصل ہے اور ان میں سے فحش رسائل کو ان کے نہایت فحش اور عریاں ہونے کے باوجود ترقی پسند حلقوں میں کافی مقبولیت حاصل ہے' چنانچہ ایک فحش رسالہ آج سے چند سال پہلے تک آٹھ لاکھ سے بھی زیادہ تعداد میں شائع ہوتا تھا جبکہ موجودہ وقت میں اس کی تعداد میں اضافہ ایک بدیہی امر ہے (مغربی میڈیا ص: ۲۲۷) اس مختصر تجزیہ سے یہ پتا لگا کہ یہودی میڈیا پر قابض ہو کر کس طریقے سے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اس کا استعمال کر رہے ہیں' یہاں تک کہ ہمارے گھروں اور آنکھوں تک میں گھس آئے ہیں اور اسلام پر حملہ آور ہیں' ان کی سازشوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

خطرے کا زمانہ

مولانا محمد سلمان منصور پوری

ابوعیینہ کے آزاد کردہ غلام واصل کہتے ہیں کہ مجھ کو یحییٰ ابن عقیل نے ایک صحیفہ دے کر یہ کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک تقریر ہے جو آپ ہر جمعرات کو اپنے تلامذہ کے سامنے ارشاد فرمایا کرتے تھے' اس صحیفہ میں یہ تحریر تھا کہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں نماز سے غفلت برتی جائے گی' اونچی اونچی بلڈنگیں بنائی جائیں گی' جھوٹی قسموں کی کثرت ہوگی' ایک دوسرے پر لعن طعن عام ہوجائے گا' رشوت خوری پھیل جائے گی' زناکاری عام ہوجائے گی' اور آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچا جانے لگے گا۔

اس کے بعد حضرت ابن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے سامنے یہ باتیں پیش آجائیں تو تم خطرات سے بچنے کا اہتمام کرنا' آپ سے پوچھا گیا کہ بچاؤ کس طرح ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں خانہ نشین ہوجانا (یعنی بلاضرورت گھر سے باہر مت نکلنا) اور اپنی زبان اور ہاتھ کو روک کر رکھنا۔ (موسوعہ آثار الصحابہ ۳/۱۱۳)

افسوس ہے کہ جن باتوں کی طرف صحابی رسول سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ توجہ دلا کر ان سے بچنے کی تلقین فرماتے تھے ہمارے زمانہ میں وہ سب باتیں واقعات بن چکی ہیں اور پورا معاشرہ دینی اعتبار سے خطرات میں گھر چکا ہے۔ جس کی قدرے تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

نماز سے غفلت:

آج پورے عالم میں نماز سے غفلت عام ہے۔ مسجدیں تو بڑی عالیشان بن رہی ہیں مگر اسی تناسب سے نمازیوں کی تعداد گھٹتی جارہی ہے۔ بلامبالغہ آج مسلمانوں کی اکثریت نماز سے غافل ہے' حالانکہ نماز ہی دین کا ستون ہے۔ (کشف الخفاء ۲/۲۷) اور اسی عبادت کے ذریعہ اسلام اور کفر میں امتیاز ہوتا ہے۔ (مسلم ۱/۶۱) نماز کی زندگی سے دین کی زندگی ہے اور نماز کی موت دراصل دین کی موت ہے' نماز کے واسطے سے مسلمان کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوتا ہے اور نماز سے پیدا شدہ کیفیت کی بدولت مسلمان کو گناہوں اور بے حیائیوں سے بچنے کی توفیق میسر آتی ہے' جبکہ نماز سے غفلت کی بنا پر انسان پر بے حسی طاری ہوجاتی ہے اور وہ اچھے برے کی تمیز سے محروم ہوجاتا ہے' ایک مسلمان کا سب سے بڑا امتیاز اور قیمتی ترین سرمایہ نماز ہے' اس کا اندازہ وہ لوگ بآسانی لگا سکتے ہیں جو سفر و حضر میں نماز اور جماعت کے عادی ہیں' خود احقر کو بار بار اس کا تجربہ ہوا کہ ٹرین یا پبلک مقامات پر جب بھی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا تو دیکھنے والے غیر مسلموں کی طرف سے ہمیشہ مثبت اور محبت آمیز رویہ دیکھنے کو ملا' کئی مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ ٹرین میں زبردست بھیڑ تھی' نماز کا وقت نکلا جارہا تھا احقر مصلّی لے کر سیٹ سے اٹھا اور نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو بھیڑ کے باوجود لوگوں نے پوری بشاشت کے ساتھ نماز پڑھنے کی جگہ دی اور نماز کے بعد بھی بہت اکرام کا معاملہ کیا۔ کاش اگر سب مسلمان اسی کردار کا مظاہرہ کرنے لگیں تو کتنی خرابیاں تو محض نماز کے اہتمام سے ہی ختم ہوسکتی ہیں' اور غیروں پر ہمارے عمل کے اچھے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں' ابھی چند روز قبل احقر نے ایک رسالہ میں ایک امریکی فوجی کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ پڑھا کہ اس کے اسلام لانے کا محرک یہ واقعہ بنا کہ وہ سعودی عرب کے کسی شہر میں دکان سے سامان خریدنے گیا' سودا طے ہوگیا' اور وہ قیمت ادا کرنا ہی چاہتا تھا کہ قریب کی مسجد سے اذان کی آواز آئی' اذان سنتے ہی اس مسلمان دکاندار نے پیسہ لینے اور سودا دینے سے انکار کردیا اور فوراً دکان بند کرکے نماز پڑھنے چلا گیا' بس اس نمازی شخص کا یہی کردار اس امریکی فوجی کے لئے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ اس نے سوچا کہ یقیناً اس مذہب میں کوئی ایسی کشش ہے کہ انسان اپنی تجارت کو چھوڑ کر عبادت کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ (امریکی نئے مسلمانوں کی سچی کہانیاں صفحہ ۱۱)

افسوس کہ یہ کردار جو ہمارے معاشرہ میں جابجا نظر آنا چاہئے تھا' آج بالکل مفقود ہوتا جارہا ہے' اور مسلم معاشرہ بچوں سے لے کر بڑوں تک اور مردوں سے لے کر عورتوں تک نماز سے غفلت میں مبتلا ہے' اس لئے ضرورت ہے کہ معاشرہ کی اس کوتاہی کا فی الفور سد باب کیا جائے' ہر آدمی اپنی دینی ذمہ داری محسوس کرے یہ نہ سمجھے کہ یہ تو صرف علماء کا یا تبلیغی جماعت کا کام ہے' ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ایسا نہیں ہے بلکہ نماز کی طرف دعوت اور اس کا اہتمام ہر مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے' خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو اسے نماز کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے' تاکہ اسلامی معاشرہ ترک نماز کی نحوستوں سے محفوظ رہے' اور نماز کی برکتوں سے مالا مال ہو۔

بلڈنگوں کی بہتات:

آج جس کے پاس بھی پیسہ ہے' وہ ضروری اور غیر ضروری تعمیرات پر اسے بے دریغ خرچ کر رہا ہے' جس شہر میں چلے جائیے' نت نئی ڈیزائنوں کی بلڈنگیں جابجا نظر آئیں گی اس معاملہ میں اس قدر اسراف ہو رہا ہے جو نا قابل بیان ہے' بڑے بڑے سرمایہ دار جو دینی ضرورتوں میں چند روپیہ دیتے ہوئے بھی جھجکتے ہیں اور دسیوں حیلے بہانے بناتے ہیں' وہ اپنی ذاتی تعمیرات میں بلا جھجک اور بلا ضرورت بے حساب رقم خرچ کر دیتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم کتنی بڑی فضول خرچی کے مرتکب ہو رہے ہیں' آج کل تعمیرات میں تنوع بھی ایک مستقل فیشن بن گیا ہے' ہر مالدار یہ چاہتا ہے کہ اس کا گھر اس ڈیزائن کا بنے جیسا آج تک دنیا میں کسی نے نہ بنایا ہو' یہ سب شوخیاں اور شوبازیاں اللہ تعالیٰ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل پسند نہیں ہیں' پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی رقومات کو ضائع کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے پیسہ کو مٹی گارے (تعمیرات) میں خرچ کرا دیتا ہے۔ (الزواجر ۱/۲۲۸) نیز آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ضرورت سے زائد ہر تعمیر اس کے مالک کے لئے آخرت میں وبال کا باعث بنے گی۔ (الزواجر عن ابی داؤد ۱/۲۲۸) اس لئے بلا ضرورت تعمیر کوئی خوشی اور مسرت کی چیز نہیں بلکہ ایک مستقل وبال ہے' جس کا اندازہ آخرت میں جا کر ہوگا۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان فضولیات میں اپنی کمائی کو ضائع نہ کریں' بلکہ خیر کے کاموں اور صدقات جاریہ میں زیادہ سے زیادہ رقومات صرف کریں تاکہ آخرت میں انہیں سرخروئی نصیب ہو سکے۔

جھوٹ کی کثرت:

اسی طرح آج ہر جگہ جھوٹ کا غلبہ ہے' کوئی کاروبار ایسا نہیں جس میں جھوٹ شامل نہ ہو حتیٰ کہ جھوٹی قسموں اور جھوٹی گواہیوں کو معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا' گویا کہ اس گناہ کی برائی دل سے نکل چکی ہے' بالخصوص عدالتوں کا سارا نظام جھوٹ کے اثرات سے پوری طرح متاثر ہے' عدالت کے احاطے میں کرایہ کے جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہیاں دینے والے لوگ بکثرت نظر آتے ہیں' حالانکہ جھوٹ ایسا گناہ ہے جو اسلام کی فطرت کے خلاف ہے' پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن طبعی طور پر جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ (مسند احمد ۵/۲۵۲ الترغیب والترہیب ۳/۳۶۷) یعنی وہ شخص ہرگز کامل مومن نہیں کہلایا جا سکتا جو جھوٹ بولنے کو اچھا اور حلال سمجھتا ہو اور بالخصوص اللہ کے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھانا یہ تو اور بدترین جرم ہے' اس لئے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ جھوٹ سے اور بالخصوص جھوٹی قسموں سے اپنے آپ کو بچائے تاکہ وہ جھوٹ کے وبال سے محفوظ رہ سکے۔

ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا:

اسلام میں ایک دوسرے پر لعن طعن' بہتان تراشی اور بے عزتی سخت گناہ ہے' قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں نہایت شدت کے ساتھ ان اعمال سے منع کیا گیا ہے' لیکن یہ باتیں آج ہمارے معاشرہ میں اوپر سے لے کر نیچے تک عام ہو چکی ہیں' ہماری کوئی مجلس ایسی نہیں جاتی جس میں دوسروں پر طنز و استہزاء' چھینٹا کشی اور افتراء پردازی کی باتیں نہ ہوتی ہوں الا ماشاء اللہ' آج لوگ اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ کب موقع ملے اور کسی عزت دار کی عزت اتار لیں' بالخصوص ہمارے دینی قائدین ہر وقت ہمارے نشانے پر رہتے ہیں' جہاں ذرا سا موقع ملا فوراً ان کی بے تکان کردار کشی شروع کر دی جاتی ہے' آئے دن اخبارات کے کالم کے کالم ان کے خلاف بے سروپا باتوں سے سیاہ نظر آتے ہیں اور بہت سے کج ذہن لوگ اصل معاملہ کی تحقیق کئے بغیر اخبار کی جھوٹی باتوں کو "مکمل سچ" سمجھ کر لعن طعن کی تحریک میں عملاً شریک ہو جاتے ہیں' جس کا نتیجہ اپنے بڑوں اور بزرگوں سے بداعتمادی کی شکل میں نکلتا ہے' حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ ہم پوری قوت کے ساتھ ایسی مذموم حرکتوں کی مذمت کریں اور ایسی کسی بات میں ملوث نہ ہوں جس سے قوم و ملت میں انتشار اور بے اعتمادی کی فضا قائم ہو' ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ آج ہمارے بدخواہ اپنی مطلب براری کے لئے ہمیں مختلف خانوں میں بانٹ دینا چاہتے ہیں' اور اس مقصد کے لئے اخبارات میں خلاف واقعہ رپورٹیں چھپوا کر قوم میں اختلاف و انتشار پیدا کر رہے ہیں' ایسے موقع پر ہمیں اخبارات پر اعتماد کرنے کے بجائے اصل اہل معاملہ سے رجوع کرنا چاہئے' تاکہ

اس طرح کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکے‘ بہرحال یہ صورت حال سخت خطرناک اور اندیشہ ناک ہے آپس میں لعن طعن کی فضا میں قومی وملی ترقی اور سکون وعافیت ہرگز میسر نہیں آسکتا‘ ہمیں پوری سنجیدگی کے ساتھ اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔

رشوت خوری کی وبا:

رشوت خوری آج ہمارے معاشرہ کا ایسا رستا ہوا ناسور بن چکا ہے‘ جس نے قوم کی اخلاقی اور انسانی قدروں کو بالکل کھوکھلا کرکے رکھ دیا ہے‘ ضرورت مندوں کی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا لوگوں کو ایسا چسکہ لگ گیا ہے کہ اب مفت میں خیرخواہی کا تصور تک ذہنوں سے نکلتا جارہا ہے‘ بالخصوص حکومت اور اقتدار میں شامل افراد ”وزارت“ سے لے کر ”کلرکی“ تک اس نحوست میں لت پت ہیں‘ حتیٰ کہ عدالت کے صاف شفاف پیشہ میں بھی رشوت نے دھڑلے کے ساتھ اپنی مضبوط جگہ بنالی ہے‘ پہلے تو ذرا آنکھوں میں شرافت باقی تھی اور رشوت کا مطالبہ کرتے ہوئے کچھ حیا پائی جاتی تھی مگر اب وہ حیا کا پانی بھی رخصت ہوچکا ہے۔ اب رشوتیں اس طرح طلب کی جاتی ہیں جیسے وہ رشوت نہ ہو بلکہ رشوت خور کا لازمی حق ہو جسے دیئے بغیر چارہ کار نہیں ہے‘ جس معاشرہ میں رشوت خوری عام ہو وہاں حقداروں کی حق تلفی اور نااہلوں کی طرف سے زبردستی حقوق پر قبضہ لازم ہے‘ اس لئے پیغمبر علیہ السلام نے رشوت دینے والے‘ رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان دلالی کرنے والے ایجنٹ پر لعنت فرمائی ہے۔ (ادب القضاء ۸۳) مگر افسوس ہے کہ آج یہ وبا اس قدر پھیل گئی ہے کہ جو افسر رشوت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے‘ اہل غرض لوگوں کی طرف سے اسے طعنے سننے پڑتے ہیں گویا کہ جو چیز قابل تعریف و مبارک باد کی تھی‘ وہ معاشرہ کے بگاڑ کی وجہ سے موجب مذمت بن چکی ہے۔ اب رشوتوں کا اثر یہ ہے کہ بڑے سے بڑے مجرم کو رشوت دے کر چھڑالیا جاتا ہے اور بڑے سے بڑے پارسا شخص کو رشوتوں کے ذریعہ مبتلائے آزمائش کردیا جاتا ہے‘ اس لئے یہ زمانہ یقیناً سخت خطرہ کا ہے اور ہر انسان کو اپنی عزت‘ آبرو اور وقار کے بچاؤ کے لئے ہر وقت ہوشیار اور خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔

بدکاری کا عموم:

اسی طرح آج سارے عالم میں بدکاری‘ فحاشی اور زناکاری اور اس کے اسباب عام ہوچکے ہیں‘ آخر کون سا ملک ایسا بچا ہے جہاں باقاعدہ بازار حسن قائم نہ ہو؟ بازاروں‘ سڑکوں اور چوراہوں پر صنف نازک کی نیلامی ہورہی ہے‘ اور عورت سے خیرخواہی کے خوشنما عنوان سے ہوس پرستوں نے پورے زور وشور کے ساتھ نسوانیت کے تقدس کو پامال کرنے کی مہم شروع کررکھی ہے۔ بالخصوص الیکٹرونک میڈیا (ٹیلی ویژن‘ انٹرنیٹ وغیرہ) اور پرنٹ میڈیا (اخبارات ورسائل وغیرہ) نے تو گویا بدکاری کی تبلیغ کا بیڑا اٹھالیا ہے‘ آج ان اداروں کے مابین اس پر مقابلہ آرائی ہورہی ہے کہ کون صنف نازک کو کس قدر برہنہ کرکے اپنے ناظرین کے لئے لذت کا سامان مہیا کرتا ہے؟ ٹیلی ویژن کا تو پوچھنا ہی کیا؟ آج روزمرہ کے قومی اخبارات ایسی حیا سوز اور عریاں تصاویر سے بھرپور ہوتے ہیں کہ شریف آدمی انہیں دیکھنے کا بھی تحمل نہیں کرسکتا‘ آج شہروں کی سڑکوں‘ دیواروں اور شاہراہوں پر لگے ہوئے سائن بورڈ‘ حیا سوز پوسٹروں سے بھرپور نظر آتے ہیں۔ الغرض جدھر دیکھئے بدکاری اور بے حیائی کا دور دورہ ہے اور عالمی طور پر منظم انداز میں اس بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے‘ باقاعدہ اسی موضوع پر عالمی کانفرنسیں ہوتی ہیں کہ کس طرح مرد وعورت کے مابین ناجائز تعلق کو سند جواز فراہم کی جائے‘ گھر گھر اور شہر شہر مانع حمل اسباب اس قدر آسانی کے ساتھ مہیا کرادیئے گئے ہیں کہ بدکاروں کو ناجائز استقرار حمل کا جو خوف تھا‘ وہ معدوم ہوکر رہ گیا ہے‘ اور تو اور بہت سی جگہ کالجوں میں باقاعدہ جنسی تعلیم کا نظم قائم کیا جارہا ہے۔

یہ ماحول اسلام کی نظر میں سخت خطرناک ہے‘ اسلام اس اباحیت کو کبھی قبول نہیں کرسکتا‘ وہ اپنے ماننے والوں کو حیا کی تعلیم دیتا ہے‘ وہ خواتین اسلام کی عفت وعصمت کے تحفظ کے لئے انہیں اجنبی لوگوں سے پردہ میں رہنے کی تلقین کرتا ہے اور اسلام کی نظر میں بے حیائی اور زناکاری بدترین قسم کا جرم ہے اور اس جرم کا مرتکب سخت ترین سزا کا مستحق ہے (اسلامی حکومت میں جرم ثابت ہونے پر کنوارے زناکار کو سو کوڑے اور شادی شدہ مجرم کو سنگسار کرکے مار ڈالنے کا حکم ہے) اسی لئے قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں زناکاری اور بے حیائی کی سخت ترین الفاظ میں مذمت وارد ہوئی ہے‘ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

☆...... جب میری امت میں حرام اولاد کی کثرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے عمومی عذاب میں مبتلا فرمادے گا۔ (مسند احمد ۶/۳۳۳)

☆...... جب زناکاری کی کثرت ہوجائے تو فقر وفاقہ بھی عام ہوجائے گی۔ (فیض القدیر ۴/۱۸۲) یعنی برکتیں اٹھ جائیں گی اور ہر آدمی دوسروں کا محتاج ہوجائے گا جیسا کہ آج کل یورپ وغیرہ کا حال ہے۔

☆...... جب بھی کسی قوم میں برسر عام بے

حیائی کی کثرت ہوگی تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جائیں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ پائی جاتی ہوں گی۔ (الترغیب والترہیب ۳/ ۱۱۸)

چنانچہ آج کل ایسی لاعلاج بیماریاں (ایڈز وغیرہ) عام ہیں جن سے پوری دنیا دہشت زدہ ہے' مگر حیرت ہے کہ پھر بھی بے حیائی میں کوئی کمی نہیں آرہی ہے۔

بہرحال اس خطرناک ماحول میں ایک مسلمان کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنے دین وایمان کے تحفظ کی فکر لازم ہے' ہر مومن کی یہ دینی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بے حیائی کے ماحول اور اس کے اسباب و وسائل سے محفوظ رکھے' اور اس بات کی بھرپور نگرانی کرے کہ اس کے گھر میں بدکاری کے اثرات تو نہیں آرہے ہیں' اس کے لئے چند باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے:

۱:...... گھر میں شرعی پردہ کا اہتمام کیا جائے۔

۲:...... گھر میں ٹیلی ویژن نہ رکھا جائے۔

۳:...... فلمی رسائل اور عریاں تصاویر والے اخبارات اور ناول وغیرہ کے گھر میں داخلہ پر سخت پابندی ہو۔

۴:...... سینما بینی پر سخت نکیر کی جائے اور اس کے مرتکب کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

۵:...... لڑکا اور لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد جلد از جلد شادی کردی جائے اور شادی کے عمل کو آسان بنایا جائے' کیونکہ جس معاشرہ میں شادی آسان ہوگی' وہاں بدکاری مشکل ہوگی اور جہاں شادی مشکل ہوگی' وہاں بدکاری کی راہیں آسان ہوجائیں گی۔

الغرض ہمیں ہر ممکن طریقہ پر بے حیائی سے بچنے اور گھر والوں کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ ہم عذاب خداوندی سے بچ نہیں پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضمیر فروشوں کی کثرت:

ایک بڑے خطرہ کی بات یہ ہے کہ معاشرہ میں ضمیر فروشوں اور ایمان کے سوداگروں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے' ایسے لوگوں کی نظر میں دین کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی بلکہ ان کا مطمح نظر اور منتہائے مقصود صرف اور صرف دنیا کا نفع ہوتا ہے' یہ لوگ دین دے کر دنیا تو خرید لیں گے مگر دنیا دے کر دین کا نفع حاصل کرلیں' یہ ان سے نہیں ہوسکے گا' مسلم معاشرہ میں ایسے لوگوں کی کثرت بہرحال خطرناک اور افسوس ناک ہے' اس لئے کہ اسلام کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اسلام کو ایسے ضمیر فروشوں سے جتنا نقصان پہنچا ہے' اتنا بڑے بڑے خارجی دشمنوں سے بھی نہیں پہنچا' یہ لوگ ہمیشہ غیر مسلموں سے مرعوب رہتے ہیں اور ہر معاملے میں انہی کی زبان میں بات کرتے ہیں اور اہل دین کے ساتھ ان کا رویہ طنز واستہزا اور حقارت کا ہوتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ مسلم معاشرہ کے لئے رستے ہوئے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کا وجود نامسعود اسلام کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا رہتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ معاشرہ میں پائے جانے والے ایسے افراد کی حوصلہ شکنی کی جائے اور ہمیشہ ان سے محتاط رہا جائے کیونکہ جو شخص دنیا کے بدلے میں آخرت کو بیچ دے' اس سے کسی خیر کی امید نہیں رکھی جاسکتی' اللہ تعالیٰ امت کو ایسے ضمیر فروشوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

بچاؤ کیسے ہو؟

مذکورہ وقتی خطرات کے رہتے ہوئے زندگی کیسے گزاریں؟ اور ان خطرات سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کریں؟ اس بارے میں صحابی رسول سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پیغمبر علیہ السلام کی صحبت مبارکہ سے حاصل کردہ فراست ایمانی کی روشنی میں درج ذیل تین باتوں کی طرف رہنمائی فرمائی:

۱:...... خانہ نشین ہوجائیں:

یعنی بے ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں' فضول مجلسوں میں شرکت نہ کریں' کسی کے معاملہ میں خوامخواہ دخیل نہ ہوں' کسی جھگڑے میں فریق نہ بنیں وغیرہ' اس طرح سے آدمی ہزار فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۲:...... اپنی زبان قابو میں رکھیں:

یعنی کسی کے بارے میں غلط جملہ منہ سے نہ نکالیں' کسی کی غیبت نہ کریں' جھوٹ نہ بولیں' کسی پر بہتان نہ باندھیں وغیرہ' مشہور ہے کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں' یعنی ایسی باتیں پوشیدہ نہیں رہتیں' کسی نہ کسی ذریعہ سے دوسرے تک پہنچ جاتی ہیں اور پھر یہی بات فتنے کی بنیاد بن جاتی ہے' اس لئے زبان کو قابو میں رکھیں۔

۳:...... اپنا ہاتھ سنبھال کر رکھیں:

یعنی کسی پر ظلم نہ کریں' ظالم کا ساتھ نہ دیں' کسی کی حق تلفی نہ کریں وغیرہ۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم مذکورہ ہدایات پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ کافی حد تک خطرات سے بچ جائیں گے اور عافیت کے ساتھ اپنی زندگی کے ایام پورے کرکے بارگاہ ایزدی میں سرخروئی کے ساتھ حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرلیں گے' اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہر قسم کے شرور وفتن اور خطرات سے مرتے دم تک مکمل حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆☆......☆☆

عالم اسلام پر میڈیا کی یلغار

مولانا عمران اللہ قاسمی

یہ بات انسان کی سرشت میں داخل ہے کہ وہ ایک دوسرے کے حالات اور پیش آمدہ واقعات سے باخبر رہنا چاہتا ہے' اسی وجہ سے روز اول سے باہمی خبروں کی منتقلی کا سلسلہ جاری ہے۔ البتہ ابتدائی دور میں خبروں کا تبادلہ صرف زبانی طور پر ہوتا تھا' پھر زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں تبدیلی آتی رہی' بعد کے زمانہ میں جب ماحول نے ترقی وتہذیب کا لبادہ اوڑھ لیا تو پھر یہ سلسلہ کاغذات کی پشت پر سوار ہو کر اخبارات ورسائل کی صورت اختیار کر گیا اور پھر دور جدید کی ترقی نے اس میں ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ کا بھی اضافہ کر دیا' اس کے لئے باضابطہ اسٹیشن اور نیوز ایجنسیوں کا قیام عمل میں آیا' اور حکومتوں کی توجہ کی بدولت آج کل تو یہ شعبہ دن رات ترقی کی طرف گامزن ہے اور ایسی زبردست قوت بن چکا ہے جس نے دیگر بہت سی قوتوں کو مات دے دی اور اپنے ہر کمال کا لوہا منوا لیا ہے' اسی مواصلاتی نظام کو دور جدید میں میڈیا کا نام دے دیا گیا ہے۔

میڈیا کا تعارف:

"میڈیا" انگلش زبان کا لفظ ہے' جس کے اصلی معنی "واسطہ" کے ہوتے ہیں' جو چیزیں حادثہ یا واقعہ کی خبر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں واسطہ کا کام دیتی ہیں' آج کے دور میں کثرت سے ان پر میڈیا کا اطلاق ہونے لگا' اسی وجہ سے جب بھی میڈیا کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے ذرائع ابلاغ اور خبر رسانی کے اسباب ووسائل ہی مراد ہوتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس دور میں میڈیا کی بڑی اہمیت ہے' جس نے ہر انسان کو دور دراز رہنے والے اپنے متعلقین سے انتہائی قریب کر دیا' عالم انسانی کے ایک گوشہ سے اڑی خبر آن کے آن میں پورے عالم میں پھیل جاتی ہے' قدرتی آفات' زمینی حوادث' سیاسی اکھاڑ پچھاڑ' اور کھیل وتفریح کا کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا یا بڑے سے بڑا واقعہ کائنات میں رونما ہوتا ہے تو آناً فاناً ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے' جدید دور کی ترقی کی بدولت آج کل میڈیا نے ایک سہولت یہ بھی پیدا کر دی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے من پسند فضا قائم کر سکتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ مغربی اقوام نے جب دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کا خواب دیکھا تو سونے کے ذخائر پر قبضہ کو مرکزی اور بنیادی اہمیت دینے کے بعد دوسرا درجہ انہوں نے میڈیا کو دیا' پھر میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ ڈور کو اپنے قابو میں کر کے دنیا کے ذہن وفکر اور دماغ پر حکمرانی کرنے میں وہ کامیاب ہو گئے۔

مغربی میڈیا کی یلغار:

میڈیا کی اصل غرض اور منشا تو صرف خبر رسانی اور عوام کو دنیوی واقعات وحالات سے باخبر کرنا ہے لیکن جو طبقہ اس زمانہ میں اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے میڈیا پر قابض ہو گیا ہے' اس نے اپنی دیرینہ منصوبہ "نئے عالمی نظام" کی تکمیل کی راہ میں روڑا بننے والے عوام کی دماغی تطہیر کے لئے اس کا استعمال شروع کر دیا ہے' انہوں نے ایک طرف تو کثیر خبروں کی اشاعت کے ذریعہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے قریب کرنے کا فریب دیا تو دوسری طرف بڑی چالاکی سے انسانوں کا رشتہ خدا سے بالکل کاٹ دیا' چنانچہ ٹی وی پر نوع بنوع چینلوں کا اجراء' ویڈیو کی رنگارنگ کیسٹوں اور کمپیوٹری ڈیزک کی بھرمار' نیز پرنٹ میڈیا کے کرشماتی فنکاروں سے مزین رنگ برنگ کے خوشنما مجلات اور باتصویر رسائل و اخبارات کی اشاعت' یہ سب وہ چیزیں ہیں جنہوں نے معاشرے میں فحاشی وعریانیت کو فروغ دیا اور لوگوں کو تفریح' لذت اندوزی اور سفلی خواہشات کا اس قدر دلدادہ اور خوگر بنا دیا کہ وہ خوب سے خوب تر کی جستجو میں ساری حدود پھلانگتا جا رہے ہیں اور یہ سب مغربی میڈیا کی یلغار کے برے نتائج ہیں' مغربی میڈیا' ٹی وی' ریڈیو' انٹرنیٹ' اخبارات ورسائل وغیرہ پر مشتمل ہے' ہم سب سے پہلے ٹی وی کا جائزہ لیتے ہیں۔

سینما و ٹیلی ویژن کی یورش:

ٹیلی ویژن دور جدید کی وہ خطرناک ایجاد ہے جس نے میڈیا کی دنیا میں غیر معمولی انقلاب برپا کردیا' اس ایجاد نے متحرک تصاویر اور آواز دونوں استعمال کرکے پوری دنیا کو سمیٹ کر ایک بستی میں تبدیل کردیا' چنانچہ ٹی وی پر فلموں' ڈراموں' ناچ گانوں' خبروں اور عالمی معلومات پر مشتمل بے شمار پروگرام پیش کئے جاتے ہیں' جن میں سے اکثر پروگرام حیاسوزی کا مظاہرہ کرتے ہیں' نیز فلم' ڈرامے اور ناچ گانوں کی شکل میں پیش کئے جانے والے بیشتر پروگرام اسلامی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں اور وہ پروگرام بداخلاقی' فواحش و منکرات کو فروغ دینے والے' تشدد سے بھرپور' اپنی چلتی پھرتی تصویروں کے ذریعہ ناظرین کے دل و دماغ میں جنسی میلان جگانے اور نہایت چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ چوری' ڈکیتی' عصمت دری' عصمت فروشی کے گر سکھانے والے ہوتے ہیں' جن کی وجہ سے ناظرین میں جنسی بے راہ روی اور آزاد خیالی کا رجحان پیدا ہونے لگتا ہے' قوم کے نوجوان افراد ان تصاویر کے ذریعہ پیش کئے جانے والے فرضی واقعات کو نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ ان سے عملی سبق بھی لیتے ہیں' جس کے نتیجہ میں وہ دین و شریعت سے آزاد' بے راہ روی کے دلدادہ اور معاشرے اور سماج کے اصولوں سے بے نیاز ہوجاتے ہیں' نیز ان پروگراموں کی وجہ سے عورتوں میں عریانیت' اباحت پسندی اور بدکاری جیسے جرائم پروان چڑھنے لگتے ہیں اور یہ سب مغرب کی دین ہے' جو ایک منصوبے کے تحت اسلامی حلقوں میں عام کی جارہی ہے بلکہ اس کو توپوں اور بندوقوں کے بغیر لڑی جانے والی ایک ایسی جنگ سے تعبیر کرسکتے ہیں جو اہل مغرب نے اسلام کے خلاف عرصہ سے چھیڑ رکھی ہے' گویا میڈیا کے ذریعہ لڑی جانے والی یہ ایک ایسی جنگ ہے جو مغربی استعمار کے قدیم خوابوں کی تعبیر ہے' دراصل جب اہل مغرب صلیبی جنگوں میں شکست کھا گئے تو انہوں نے اسلام کے خلاف منصوبہ بندی میں جو مقاصد پیش نظر رکھے تھے اس کی طرف صراحت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے امریکن کیتھولک چرچ کی ایک انجمن کے صدر "مارشل بولڈوان" نے اپنی ایک تقریر میں جو انہوں نے انجمن کے دوسرے سالانہ اجلاس میں ۱۹۴۱ء میں کی تھی اس میں صراحت کے ساتھ کہا تھا کہ: مغرب اسلام کو صرف موجودہ تمدن کے لئے ہی خطرناک نہیں تصور کرتا بلکہ عالم مسیحیت اور عیسائی فرقوں کی کم از کم ہزار سال سے اس کے ساتھ نبرد آزمائی چلی آرہی ہے اور یہ جنگ برابر جاری رہے گی۔ (مغربی میڈیا اور اس کے اثرات صفحہ ۱۹۱)

چنانچہ مغرب کی یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پہلے علم و ادب کے راستہ سے جاری تھی' اب ایک صدی سے اس جنگ کو میڈیا کے ذریعہ گھر گھر پہنچادیا گیا ہے' فلم کا وسیع پھیلاؤ اور ٹیلی ویژن کا ماحول اس بات کے ضامن ہیں کہ امریکی افکار و مقاصد کو زیادہ وسیع پیمانے پر لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ کردیا جائے' اور اپنے اس مقصد میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہیں' نیز مغربی میڈیا کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کسی واقعہ کو پیش کرنے میں چشم پوشی تو دور کی بات' سہل پسندی سے بھی کام نہیں لیتا' چنانچہ دن رات بغیر کسی توقف کے کروڑوں ڈالر کے سرمایہ سے مختلف طریقوں سے ایسی فلمیں تیار کی جارہی ہیں جن میں دین اسلام اور مسلمانوں کو اصل نشانہ بنایا جارہا ہے' اور کثیر آبادی والے اسلامی ممالک میں اس طرح کے فلمی سلسلہ کو خوب ترقی دی جارہی ہے' چنانچہ مصر میں ۱۹۲۷ء سے لے کر ۱۹۴۲ء تک دو بھائیوں نے ستر کے قریب ایسی فلمیں تیار کیں' جن میں فحاشی اور عریانیت کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور اسلامی شخصیات کے خلاف ایسا زہر تھا جس نے نئی نسل کے دل و دماغ کو غیر معمولی حد تک مسموم کردیا' اسلام اور اس کی تعلیمات و شخصیات سے نفرت پیدا کردی' اسلام کے خلاف مغربی استعمار کی سازشیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں' بلکہ اہل مغرب کسی بھی معاشرے پر غلبہ پانے کے لئے بے حیائی اور فحاشی کے میدان میں کسی سے کمتر ثابت نہیں ہوتے' چنانچہ افغانستان میں حکومت طالبان کے سقوط کے بعد امریکہ نے خشک روٹیوں' زخمیوں' مجبوروں کے لئے دواؤں کی فراہمی سے قبل کابل کے بازاروں' اس کے گلی کوچوں کو فحش فلمی گانوں' ویڈیو کیسٹوں' شہوت رانی پر اکسانے والی مغربی رقاصاؤں اور اس طرح کے بے شمار حیاسوزی کے مظاہر سے چوبیس گھنٹہ میں بھردیا تھا' ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تھا تاکہ ایک مذہب پرست' دین پسند اور روایت شناس معاشرے کو تہس نہس کردیا جائے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کی یہ کوششیں صرف افغانستان ہی میں وجود پذیر نہیں ہوئیں بلکہ اہل مغرب اس طرح کے مواقع پر کوتاہی سے بھی کام نہیں لیتے' یہ ان کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبردست کاوشیں ہیں' جن کے نتیجہ میں نام نہاد مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد کی شکل میں ان کو ایسے پھول مل گئے ہیں جو مسلمانوں کے دین و ایمان کو بھسم کردینے کی خاطر تیار کئے ہوئے اس زہر کو

ڈالر اور پونڈ دے کر منگواتے ہیں اور اپنے مسلمان ہم وطنوں اور دینی بھائیوں کے حلق میں زبردستی انڈیلتے ہیں' اس انکشاف سے آپ کو حیرت ہوگی کہ بارہ اسلامی ممالک ایسے ہیں جو پچاس فیصد ٹی وی' ریڈیو کے فلمی اور دیگر پروگرام مغربی ملکوں سے درآمد کرتے ہیں' مصر میں ۸۵ فیصد امریکی فلمیں پیش کی جاتی ہیں اور اردن میں ۶۵ فیصد امریکی فلمیں پیش کی جاتی ہیں' عرب امارات میں ۷۷ فیصد اور تیونس میں ۸۷ فیصد' الجزائر میں ۷۹ فیصد' مراکش میں ۸۴ فیصد' کویت میں ۷۷ فیصد امریکی فلمیں پیش کی جاتی ہیں اور سعودی عرب میں ہر ماہ ستر ہزار سے اسی ہزار تک امریکی اور جاپان کے تیار کردہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ فروخت ہوتے ہیں' یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ یہ رپورٹ آج سے تقریباً پانچ چھ سال قبل کی ہے' لہٰذا وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کی فروخت میں اضافہ بالکل یقینی ہے' نیز مصر سے شائع ہونے والے روز نامہ الاہرام کے ۱۳/۹/۱۹۸۴ء کے شمارہ میں عالم عرب اور فرانس میں ٹیلی ویژن اور ویڈیو کیسٹ کی موجودگی کا جائزہ اور اس کے موازنے کی رپورٹ انتہائی حیرت انگیز ہے' اس رپورٹ میں ہے کہ فرانس میں ہر ایک ہزار شخص پر صرف دس وی سی آر سیٹ کا تناسب بنتا ہے اور اس کے بالمقابل کویت میں ہر ایک ہزار افراد پر چار سو نوے وی سی آر سیٹ کا تناسب بنتا ہے جبکہ سعودی عرب میں ہر ایک ہزار پر یہ تناسب سات سو پچاس وی سی آر سیٹ کے حساب سے بنتا ہے' نیز ایک دوسرے سروے کے مطابق یہ تناسب ۱۹۹۵ء میں سو فیصدی ہوگیا ہے۔(از ایضاً ص:۲۲۰)

عالم اسلام پر مغربی طاقتوں کی میڈیا کے ذریعہ یورش اور عربوں کو اس کا گرویدہ بنانے میں مغربی سازشوں کا یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے ورنہ تفصیل کے لئے دفاتر ناکافی ہوں گے اور یہ مختصر رپورٹ ہی دشمنان اسلام کی سازشوں کا پردہ چاک کردینے کے لئے کافی ہے۔

انٹرنیٹ کی گل کاریاں:

میڈیا کے ضمن میں انٹرنیٹ بھی ایک قابل ذکر چیز ہے' جس کا بٹن دباتے ہی آپ فحاشی و غلاظت سے بھرپور عریاں سے عریاں ترین دنیا کا نظارہ کرسکتے ہیں' یہ انٹرنیٹ کیا ہے؟ یہ کمپیوٹر کا ایک ایسا سیٹ ہے جس کے ذریعہ او پٹک فائبر' ٹیلی ویژن اور مصنوعی سیاروں کے ذریعہ ہم ایک دوسرے سے بات چیت کرسکتے ہیں' رابطہ بناسکتے ہیں گویا کہ یہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے نیٹ ورک کا نام ہے جس کے ذریعہ آپ ہر قسم کی معلومات حاصل کرسکتے ہیں' نیز انٹرنیٹ سے وابستہ ہر آدمی اس پر اپنے نظریات و احساسات اور اپنی فکر دوسرے کے سامنے رکھ سکتا ہے' اور آج کل اس مقصد کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال ایک عام سی بات بن گئی' اسی وجہ سے کالجوں' یونیورسٹیوں' لائبریریوں اور مارکیٹوں میں اس کا استعمال اور اس کی ضرورت اور مانگ بڑھتی جارہی ہے اور کثیر تعداد میں ہر روز لوگ اس سے وابستہ ہو رہے ہیں' چنانچہ اس موقع سے اسلام دشمن طاقتوں فائدہ اٹھارہی ہیں آج کل اسلام مخالف طاقتیں انٹرنیٹ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کررہی ہیں' اس کا صاف اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت انٹرنیٹ پر کم و بیش ساڑھے چار لاکھ سے زائد مذہبی ویب سائٹ موجود ہیں' جن میں سے کم و بیش دو لاکھ صرف عیسائیوں کے قبضہ میں ہیں' جن کے ذریعہ وہ عیسائیت کی معلومات اور اس کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں' ان کے علاوہ دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف بڑی ہوشیاری سے نفرت انگیز مہم چھیڑ رکھی ہے' الازہر کے سینٹر فار اسلامک اکانومی کے ڈائریکٹر جنرل کا بیان ہے کہ اب تک انٹرنیٹ پر ایسے ستائیس پروگرام کا پتہ چلا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔(نوجوان تباہی کے دہانے پر صفحہ ۴۱۵) ان سب سازشوں کے علاوہ انٹرنیٹ پر ایسے بے شمار پروگرام بھی ڈال دیئے جاتے ہیں جو فحاشی اور جنسی رجحان کے فروغ سے نئی نسل کے اخلاق کو خراب کرتے ہیں' جس کی وجہ سے اس کے مضر اثرات بھی برائی کی کسی بارش سے کم نہیں ہیں۔

اخبارات کی غلط بیانی اور فحش کاری:

میڈیا کے ضمن میں ایک اہم چیز اخبارات و رسائل بھی ہیں' حیرت اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل اخبارات کی دنیا پر یہودی ساہوکاروں کی اجارہ داری ہے اور وہ ان کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں' چنانچہ وہ مسلمانوں ہی میں سے کچھ ایسے افراد بھی فراہم کرلیتے ہیں جو ان کا آلہ کار بن کر میدان صحافت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوب گل کھلاتے ہیں' چنانچہ عرب ممالک میں الہلال اور الاہرام کے تعاون سے مغربی افکار و اقدار کی ترجمانی کرنے والوں کی ایک ایسی کھیپ موجود ہے' جو نئی نسل کے ذہن و دماغ کو مسموم کرنے کی بھرپور کوشش میں رہتے ہیں اور کج الفکر داعیوں' دینی تحریکوں اور ان کے علم برداروں کے خلاف زہر افشانی کی مہم چھیڑے رہتے ہیں' نیز اپنی تحریرات میں ضبط تولید' جنسی اباحت' عورتوں کی مکمل آزادی' اور رقاصاؤں' مغنیاؤں اور اداکاروں کی تقدیس و عظمت

باقی صفحہ 15 پر

چیدہ چیدہ

مولانا ابوسجاد صدیق احمد

اسباب کا ترک مقصود نہیں:

حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں ایک خان صاحب کسی جائیداد کے مقدمہ میں دعا کرانے آیا کرتے تھے۔ ایک بار آئے اور عرض کیا: حضرت! اب تو فلاں نے میری زمین دبا لی' حضرت نے فرمایا: بھائی جانے دو اور اللہ پر نظر کر کے صبر کرو' خدا کچھ اور سامان کر دے گا!

حضرت حافظ ضامن صاحبؒ نے اپنے حجرے میں سن لیا اور باہر نکل آئے اور خان صاحب سے فرمایا: ہرگز صبر نہ کرنا' جاؤ مقدمہ کرو' عدالت میں دعویٰ کرو' ہم دعا کریں گے' اور حاجی صاحب سے فرمایا: آپ اپنی طرح ساری مخلوق سے صبر کرانا چاہتے ہیں؟ جا ہے کسی کو ہمت ہو نہ ہو' آپ کی تو نہ بیوی ہے نہ بچہ ہے' اکیلے تھے' صبر کر کے بیٹھ گئے' اس غریب کے پیچھے بیوی' بچے لگے ہوئے ہیں' وہ ان کے فقر و فاقہ پر کیسے صبر کر لیں گے؟ انجام یہ ہوگا کہ پریشان ہوگا اور توکل کی ہمت نہیں ہے' تو کسی کے مال پر نظر دوڑائے گا۔

حق تعالیٰ کو عجز پسند ہے:

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حق تعالیٰ کو عاجز پر بہت رحم آتا ہے' اس لئے بعض دفعہ گنہگاروں کو ان کی عاجزی پر بخش دیا ہے اور دعویٰ کے ساتھ سارا علم اور تصوف اور تقویٰ بھی دھرا رہ جاتا ہے' چنانچہ ایک شخص نے جن کا نام گلاب خان تھا' نیک اور صاحب علم تھے' مجھ سے ایک طویل خواب دیکھنا بیان کیا' جز ومقصود اس کا بیان کرتا ہوں:

یہ دیکھا کہ میدان قیامت قائم ہے اور حق تعالیٰ شانہ ایک' ایک کا حساب لے رہے ہیں اور یہ حساب مختلف کتابوں کے امتحان کے رنگ میں ہے اور عرش پر حق تعالیٰ شانہ کی تجلی ہے اور عرش کے ایک گوشہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں' میں بہت ڈر رہا ہوں کہ میرا بھی حساب ہوگا' اتنے میں کسی شخص کا امتحان ہوا اور اس پر بہت خفگی ہوئی اور ایسی غضبناک آواز میں خفگی محسوس ہوئی کہ رعد (بجلی کی کڑک) کی کوئی حقیقت نہیں' میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کچھ مدد فرمایئے؟ اشارہ ہوا کہ خفگی کے وقت میں کیا کروں؟ جب میں نے دوبارہ عرض کیا تو ارشاد فرمایا: تم یوں کہہ دینا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں' چنانچہ مجھ کو پکارا گیا کہ (جلالین میں) فاتا امتحان دو' میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں' اس پر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا کہ اچھا ایک دن قید (جو اوروں کی سزا سے بہت خفیف تھی) اور اس سزا کے بعد بہت جلد نجات بھی دیکھی' یہ تو عاجز کے ساتھ معاملہ تھا' اب دعوے کا حال سنئے:

کیسی توحید:

حضرت بایزید بسطامیؒ کا قصہ ہے کہ ان کو کسی نے بعد وفات خواب میں دیکھا' پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: مجھ سے سوال ہوا تھا کہ ہمارے واسطے کیا لائے؟ میں نے سوچا کہ اور اعمال تو میرے ناقص ہیں' ان کا تو کیا نام لوں' البتہ میں مسلمان ہوں اور بحمداللہ توحید میری کامل ہے' اس کو پیش کر دوں' چنانچہ میں نے عرض کیا کہ توحید لایا ہوں۔ ارشاد ہوا: ''اما تذکر لیلۃ اللبن'' (وہ دودھ والی رات بھی یاد نہیں رہی) یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ ایک رات حضرت بایزید بسطامیؒ نے دودھ پیا تھا' اس کے بعد پیٹ میں درد ہو گیا تھا تو آپ کے منہ سے نکل گیا کہ دودھ پینے سے پیٹ میں درد ہو گیا' اس پر مواخذہ (پکڑ) ہوا کہ تم نے تکلیف کو دودھ کی طرف منسوب کیا' کیا یہی توحید ہے؟ جس کو تم ہمارے واسطے لائے ہو کہ دودھ کی طرف درد کی نسبت کرتے ہو؟ حضرت بایزید بسطامیؒ یہ سن کر گھبرا گئے اور عرض کیا: الٰہی! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ ارشاد ہوا کہ راہ پر آ گئے تو جاؤ اب ہم تم کو ایسے عمل سے بخشتے ہیں' جس پر تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ اس سے بخشش ہو جائے گی' وہ یہ کہ تم نے ایک رات ایک بلی کے بچے کو سردی میں اکڑتے ہوئے دیکھا تھا' تم کو اس پر رحم آیا اور اپنے لحاف میں لا کر سلا لیا' اس بچے نے دعا کی کہ اے اللہ اس کو ایسے ہی راحت دیجئے جیسے اس نے مجھے راحت دی۔ جاؤ آج ہم تم کو اس بلی کے بچے کی دعا سے بخشتے ہیں۔ سارا تصوف گاؤ خورد ہو گیا' سارے

مراقبے اور مجاہدے رکھے رہ گئے اور ایک بلی کے بچے کی سفارش سے بخشے گئے۔

فائدہ:

اسباب میں فی نفسہ کچھ تاثیر نہیں' یہ تو محض علامات وامارات ہیں' موثر حقیقت میں حق تعالیٰ ہیں' گو آثار کی نسبت اسباب کی طرف کردینا شرعاً جائز ہے مگر کاملین سے بعض مباحات پر بھی مواخذہ ہوتا ہے کیونکہ ان کی نظر حقیقت پر ہوتی ہے' پھر وہ اسناد مجازی کا استعمال کس لئے کرتے ہیں' ان کو ہمیشہ اسناد حقیقی کالحاظ کرنا چاہیے۔

سزا ہو تو ایسی:

کسی مسلمان بادشاہ کے زمانہ میں ایک ملحد نے قرآن پر اعتراض کیا تھا کہ اس میں مکرر آیات بھی موجود ہیں' یہ خدا کا کلام نہیں معلوم ہوتا؟ بادشاہ نے اس کو گرفتار کرکے بلوایا اور پوچھا کہ قرآن پر تجھ کو کیا شبہ ہے؟ جان کر! اس نے یہی کہا کہ قرآن میں بعض جگہ مکررات موجود ہیں؟ اس لئے یہ خدا کا کلام معلوم نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کو مکررات لانے کی کیا ضرورت ہے؟ بادشاہ نے جلاد کو حکم دیا کہ اس ملحد کے اعضائے مکررات میں سے ایک ایک کاٹ دو' ایک ہاتھ رہنے دو اور ایک پیر' ایک آنکھ رہنے دو ایک کان' کیونکہ یہ خدا کا بنایا ہوا معلوم نہیں ہوتا' خدا تعالیٰ کو مکررات کی کیا ضرورت تھی' معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اس میں اضافہ کیا ہے' لہٰذا مکررات کو حذف کردو اور ایک ایک عضو رہنے دو' واقعی خوب سزا دی۔

فائدہ:

اسی طرح آج کل ہمارے بھائیوں نے دین میں انتخاب کیا ہے' کوئی نماز کو ضروری سمجھتا ہے اور نماز ہی کی پابندی کرتا ہے' نہ زکوٰۃ دے' نہ حج کرے' نہ معاملات میں سود ورشوت سے پرہیز کرے' کوئی روزہ کو تو ضروری سمجھتا ہے اور رمضان میں روزہ کا خوب اہتمام کرتا ہے اور بقیہ اعمال وطاعات کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے' کوئی حج کو ضروری خیال کرتا ہے اور حج کرکے اپنے خیال میں جنت کا مالک ہوجاتا ہے' اب نہ ظلم سے بچنے کا اہتمام' نہ غصب سے' نہ امانت میں خیانت سے' نہ زنا وغیرہ سے' لوگ ایسے ہی حاجی کو پاجی کہتے ہیں۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم:

آج کل ایک نئی تفسیر چھپی ہے (۱۳۴۲ھ میں) جس کی تمہید میں لکھا ہے کہ اس تفسیر کی تصنیف میں بہت سے علماء موجود تھے' گو سب کامل نہ تھے' ہر فرد ناقص تھا مگر مجموعہ مل کر ضرور کامل ہوگیا تھا' سو وہ ایسا مجموعہ تھا جیسے ایک بنیے نے دریا کے کنارے پہنچ کر گاڑی بان سے کہا تھا کہ پانی کو کنارے اور درمیان سے دیکھ کر بتلاؤ' اس نے بتلایا تو آپ نے سب کا اوسط نکال لیا' اوسط کے حساب سے ہر حصہ میں پانی کمر تک نکلا' آپ نے حکم دیا کہ گاڑی ڈال دو کیونکہ اوسط نکالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم ڈوبیں گے نہیں' اس نے گاڑی ڈال دی' جب بیچ میں پہنچے تو لگے ڈوبنے' بنیے نے فوراً حساب کو پھر دیکھا تو اوسط حساب کا برابر تھا' تو آپ نے فرمایا: لکھا جوں کا توں' کنبہ ڈوبا کیوں؟

فائدہ:

یہ برکت مجموعہ کے اعتبار سے کرنے کی ہوئی' اسی طرح اس مفسر نے چند ناقصوں کو ملا کر ایک مجموعہ بنایا کہ ایک تو کامل ہوگیا' جی ہاں! وہ ایسا کامل ہوا ہے کہ سب کو لے ڈوبے گا۔

چھپر پھاڑ کے:

ایک دیندار کا قصہ یاد آیا کہ وہ جمعہ کے دن اپنے کھیت میں پانی دے رہے تھے کہ جمعہ کی اذان ہوگئی' انہوں نے سوچا کہ پانی کا انتظام کرتا ہوں تو جمعہ جاتا ہے اور جمعہ کو جاتا ہوں تو پانی کا کام رہ جاتا ہے' آخر انہوں نے دین کو دنیا پر ترجیح دی اور کھیت کا کام چھوڑ کر جمعہ کو چلے گئے' جمعہ کے بعد جو آکر دیکھا تو کھیت پانی سے بھرا ہوا ہے' تعجب ہوا' پڑوسی کہنے لگا کہ عجب بات ہے' ہم اپنی کھیتوں میں پانی دیتے تھے اور ڈول ٹوٹ ٹوٹ کر تمہارے کھیت میں پہنچ جاتا تھا۔

فائدہ:

کبھی حق تعالیٰ کی امداد کھلی آنکھوں نظر آتی ہے اور باطنی امداد تو ہمیشہ ہوتی ہے کہ ان کے وقت میں برکت دیتے ہیں۔

قہر الٰہی سے ڈرو:

جس زمانہ میں میرے ماموں منشی شوکت علی صاحب مدرسہ سرکاری میں مدرس تھے' اس زمانہ میں ایک انسپکٹر مدارس' مدرسہ میں امتحان کے لئے آئے' امتحان میں انہوں نے لڑکوں سے اپنے منصب کے خلاف سوال کیا کہ بتلاؤ خدا کی ہستی کی کیا دلیل ہے؟ لڑکے بے چارے کیا جواب دیتے' وہ تو خاموش رہے۔ ماموں صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھئے' میں جواب دوں گا؟ انسپکٹر صاحب اپنی افسری کے گھمنڈ میں تھے' انہوں نے ناخوشی کے لہجہ میں فرمایا کہ اچھا آپ ہی جواب دیجئے؟ ماموں صاحب نے فرمایا کہ خدا کی ہستی کی دلیل یہ ہے کہ پہلے تم معدوم تھے اور اب موجود ہو اور ہر حادث کے لئے کوئی علت ہونی چاہئے' وہ علت خدا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہم کو تو ہمارے ماں باپ نے پیدا کیا' نہ خدا نے۔ ماموں صاحب نے فرمایا کہ آپ کے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا؟ اس نے کہا' ان کے ماں باپ نے' ماموں صاحب نے فرمایا کہ یہ دو حال سے خالی نہیں' یا

باقی صفحہ 26 پر

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مردہ سے زندہ‘ زندہ سے مردہ

بعض الفاظ مختلف زبانوں میں مستعمل ہوتے ہیں اور ان مختلف زبانوں میں ان کے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً بعض الفاظ سندھی زبان میں گالی ہیں اور پنجابی زبان میں وہ بڑے مہذب سمجھے جاتے ہیں اور بعض الفاظ پنجابی زبان میں گالی ہیں اور سندھی زبان میں بڑے مہذب سمجھے جاتے ہیں۔

علیٰ ہٰذا القیاس:

مردہ اور زندہ کے الفاظ: عام انسانوں کی اصطلاح میں ان کے معنی کچھ اور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح میں ان کے معنی کچھ اور ہیں۔ عام انسانوں کی اصطلاح میں زندہ وہ ہے جو چلے پھرے‘ کھائے پیئے بولے چالے وغیرہ اور مردہ وہ ہے جو نہ اٹھے نہ بیٹھے نہ کھائے نہ پیئے نہ بولے چالے وغیرہ۔

رسول اللہ (ﷺ) کی اصطلاح:

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا‘ زندہ اور مردہ کی ہے (یعنی ذاکر زندہ اور غافل مردہ)۔

حاصل:

حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی اصطلاح میں ذکر الٰہی کرنے والے کو زندہ اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کو مردہ سمجھا جائے گا۔ جب غافل کو مردہ کہا گیا پھر مشرک اور کافر تو بطریق اولیٰ شریعت کی اصطلاح میں مردہ کہلانے کے مستحق ہوں گے۔

زندہ سے مردہ کی پیدائش:

حضرات انبیاء علیہم السلام ذاکرین کے امام ہیں۔ اس لئے ان کی روحانی زندگی دوسروں کی روحانی زندگیوں سے بہت ہی اعلیٰ اور ارفع ہوتی ہے۔ اب اس ذات بے نیاز کی قدرت کا تماشہ دیکھئے اور اس کی

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

بے نیازی کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے‘ اور بالآخر عقل کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ اے اللہ! تیری مصلحتوں اور حکمتوں کو تو ہی جانتا ہے‘ ہمارا ایمان ہے کہ تیرا ہر کام مصلحت پر مبنی ہوتا ہے‘ مگر انسان تیری مصلحتوں کی تہہ تک پہنچنے سے عاجز ہے‘ بس یہی عقیدہ کافی ہے۔

جیسا کہ شریعت میں آیا ہے: ”ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت دریافت نہیں کرتے۔“

قدرت کا تماشہ:

حضرت نوح علیہ السلام سب سے پہلے اولوالعزم نبی اور ان کا بیٹا کافر۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ کنارے پر تھا: اے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ‘ کہا میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں‘ جو مجھے پانی سے بچا لے گا‘ کہا: آج اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں‘ مگر جس پر وہی رحم کرے اور دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی‘ پھر وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔“ (سورۂ ہود رکوع ۴ پارہ نمبر ۱۲)

مردہ سے زندہ کی پیدائش:

”اور کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کر‘ بے شک وہ سچا نبی تھا جب اپنے باپ سے کہا: اے میرے باپ تو کیوں پوجتا ہے ایسے کو جو نہ سنتا اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے کچھ کام آ سکے؟ اے میرے باپ! بے شک مجھے وہ علم حاصل ہوا ہے جو تمہیں حاصل نہیں‘ تو آپ میری تابعداری کریں‘ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر‘ بے شک شیطان اللہ کا نافرمان ہے‘ اے میرے باپ! بے شک مجھے خوف ہے کہ تم پر اللہ کا عذاب آئے پھر تم شیطان کے ساتھی ہو جاؤ‘ کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ البتہ اگر تو باز نہ آیا میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور

"مجھ سے ایک مدت تک دور ہو جا۔"

(سورہ مریم رکوع ۳، پارہ ۱۶)

حاصل:

حاصل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ مشرک ہونے کے لحاظ سے مردہ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام امام الموحدین ہونے کے لحاظ سے زندہ ہیں تو گویا کہ ایک مردہ سے زندہ پیدا ہوا۔

آج کل بھی یہ ہو رہا ہے:

آپ دیکھتے ہیں کہ بعض آدمی کافروں کے گھر پیدا ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں تو گویا مردہ سے زندہ پیدا ہوا اور ایسی مثالیں بھی آپ دیکھیں گے کہ بعض بدنصیب مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے بعد کافر ہو جاتے ہیں مثلاً کیمونسٹ ہو گئے جو کہ خدا تعالیٰ کو بھی نہیں مانتے۔ (اللهم احفظنا منه)

اس کا سبب:

مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے بعد دائرہ اسلام سے نکل جانے کا اصلی سبب یہ ہے کہ بقول شخصے

"بطے بیٹو دے رنگ گیرو"

آج کل انگریزی تعلیم پر مسلمان فدا ہیں بچے کو کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" بھی نہیں سکھاتے اور اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلانا حسب توفیق اپنا فرض عین خیال کرتے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں انگریز کے زمانہ میں دین کا نام و نشان تک نہیں تھا پرائمری سے لے کر ایم اے تک کہیں کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" بھی نہیں سکھایا جاتا تھا اس لئے اب پاکستان بننے کے بعد اسکولوں اور کالجوں کے لیکچرار اور پروفیسر بھی وہی ہیں جن کے رگ و ریشہ میں وہی انگریزی تعلیم انگریزی تمدن انگریزی تہذیب کی دلدادگی رچی ہوئی ہے اس لئے نہ ان لوگوں کے دلوں میں دین کی کوئی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور نہ ان کے دلوں میں دین کی کوئی عزت ہے الا ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے یقیناً مستثنیٰ ہیں اور میں کہا کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ہر شعبے میں پائے جاتے ہیں جن کے دل میں اسلام کا احترام ہے اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ لڑکوں کے دلوں میں اسلام کا نور پیدا ہو اور وہ دیندار ہو جائیں مگر طوطی کی نقار خانہ میں کون سنتا ہے؟ کی سی صورت پیدا شدہ ہے غرضیکہ موجودہ نسل اساتذہ کی جو اسکولوں اور کالجوں میں کام کر رہی ہے وہ وہی لوگ ہیں کہ انگریز کے تربیت یافتہ ہیں اسی لئے تو یہ تعلیم یافتہ طبقہ یہ نعرہ لگاتا ہے: "مولوی بڑے بے ایمان اور ملا ازم نہیں قائم ہونے دیں گے۔"

جب مربی ایسے ملیں تو پھر بتلایئے کہ بچوں اور نوجوانوں میں اسلام کا رنگ، اسلام پر فریفتگی اور اسلام کے لئے دلدادگی کہاں سے پیدا ہو؟

اصلاح کی صورت:

آج اگر ذمہ داران تعلیم یہ فیصلہ کر لیں کہ اسکولوں میں ٹیچر اور کالجوں میں پروفیسر اور پرنسپل وہ رکھے جائیں گے جنہوں نے اسکول اور کالج میں اگرچہ دین کی تعلیم نہیں پائی مگر خارجی وقت میں انہوں نے دینی تعلیم میں کافی مہارت پیدا کی ہوئی ہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی بڑھا دیں کہ دین کی تعلیم پانے کے بعد ان میں اسلام کا عملی رنگ بھی کم و بیش پایا جائے۔ مثلاً کم از کم نماز روزہ کے پابند ہوں، شریعت کا احترام کریں، لڑکوں میں دینداری کی روح پیدا کرنے کے خواہاں ہوں پھر دیکھئے گا کہ اسکولوں اور کالجوں کے طلبا میں ایک دو سال کے بعد آپ کو ایک انقلاب نظر آئے گا اور آپ آٹھ دس سال تک تو انشاء اللہ قوم کے نوجوانوں کی کایا پلٹی ہوئی نظر آئے گی۔

چیدہ چیدہ

تو اس غیر النہایہ یوں ہی سلسلہ چلا جاوے گا یا کہیں جا کر ختم ہوگا؟ پہلی صورت میں تسلسل لازم آئے گا جو کہ محال ہے دوسری صورت میں خدا کا وجود ماننا پڑے گا اس کا اسے کچھ جواب نہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ تو منطق کی باتیں کرتے ہیں۔ لوگوں کا مذاق بگڑ گیا ہے کہ دقیق اور گہرے مضامین کو نا قابل التفات سمجھتے ہیں اور سطحی اور پیش پا افتادہ باتوں کو دلائل خیال کرتے ہیں۔ غرض کہنے لگا کہ ہم ان منطقی باتوں کو نہیں جانتے ہم تو سیدھی بات جانتے ہیں وہ یہ کہ اچھا اگر خدا ہے آپ اپنے خدا سے کہئے کہ ہماری آنکھ درست کر دے یہ انسپکٹر کانا تھا ماموں صاحب نہایت ظریف تھے انہوں نے کہا: بہت بہتر ہے میں ابھی کہتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے آنکھیں بند کر کے آسمان کی طرف منہ کیا اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے انسپکٹر صاحب سے کہا: میں نے عرض کیا تھا مگر وہاں سے یہ جواب ملا ہے کہ ہم نے اس کو دو آنکھیں عطا کی تھیں اس نے ہماری نعمت کی ناشکری کی اور کہا کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں پیدا کیا ہے ہمیں اس پر غصہ آیا ہم نے اس کی ایک آنکھ پھوڑ دی اب اس سے کہو کہ تم اس آنکھ کو اپنے ماں باپ سے بنوا لو جنہوں نے تجھے پیدا کیا ہے اس جواب پر اس کو بہت غصہ آیا اس کا اور تو کچھ بس نہ چلا مگر معائنہ خراب لکھ گیا اس گستاخی کا یہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے اندر درد اٹھا اور ہلاک ہو گیا۔

فائدہ:

یاد رکھو حق سبحانہ کا قہر دو طرح کا ہوتا ہے: کبھی تو صورتاً بھی قہر ہوتا ہے اور کبھی قہر بصورت لطف ہوتا ہے یہ قہر، قہر اول سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

(اعاذنا اللہ منہ)

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 150 روپے	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 75 روپے	خاتم النبیین علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ قیمت: 75 روپے	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: 100 روپے	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: 50
تحفۂ قادیانیت (جلد اول) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد سوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد چہارم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150 روپے	تحفۂ قادیانیت (جلد پنجم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150
احتساب قادیانیت (جلد اول) مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: 100 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد سوم) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد چہارم) علامہ کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد پنجم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے
احتساب قادیانیت (جلد ششم) قاضی سلمان منصور پوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتی قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہفتم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہشتم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد نہم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125 روپے	احتساب قادیانیت (جلد دہم) مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ قیمت: 125 روپے
قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: 100 روپے	قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: 60 روپے	رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعودؒ قیمت: 100 روپے	سوانح مولانا تاج محمود صاحبزادہ طارق محمود قیمت: 100 روپے	اٹھارہ اہم پیشگوئیاں مولانا محمد اقبال رنگونی قیمت: 20 روپے

نوٹ: تحفۂ قادیانیت مکمل سیٹ 600 روپے' احتساب قادیانیت مکمل سیٹ 1,000

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

پتہ: ناظم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان فون: 514122

عالمی مجلس
تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

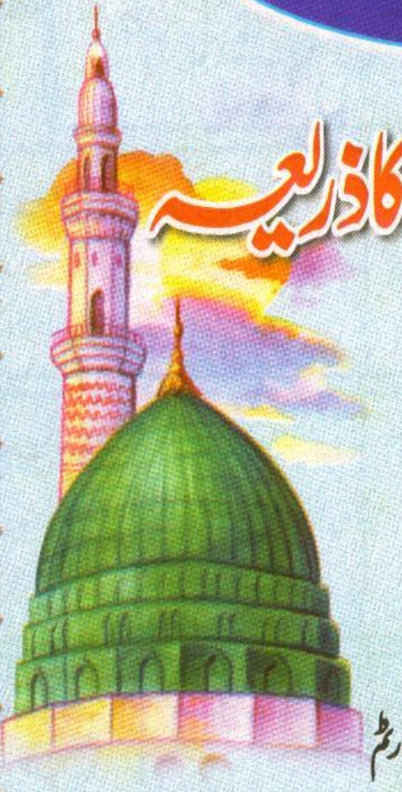

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ